ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون
بالمعروف وینھون عن المنکر و اولٰئک ھم المفلحون ۔
اور ہو جائے تم میں سے ایک گروہ جو نیکی کی طرف بلائے اور بھلائی کا حکم کرے
اور بدی سے منع کرے اور ایسے لوگ ہی مفلح ہوتے ہیں ۔

رسالہ

تشحیذ الاذہان

قادیان

نمبر ۴	ایڈیٹر ۔ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	جلد ۴
مطابق اپریل ۱۹۰۹ء	فہرست مضامین	بابت ربیع الاول ۱۳۲۷ھ

چوہدری فتح محمد صاحب متعلم بی۔اے کلاس لاہور

جائنٹ ایڈیٹر

شیخ عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم لاہوری
نائب افسر دار الکتب احمدیہ
سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان
محاسب انجمن تشحیذ الاذہان

باہتمام حافظ عبد الرحیم مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۷ہجری المقدس کو قادیان سے شائع ہوا۔

قیمت سالانہ عام سے عہ اور طلباء سے [illegible] ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭

اشتہار عام معترضین کی اطلاع کیلئے

انجمن تشحیذ الاذہان نے یہ ارادہ کیا ہے کہ موجودہ زمانہ مین جس قدر مختلف رائے کے آدمی اسلام پر یا تعلیم قرآنی پر یا ہمارے سید و مولےٰ جناب عالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہین یا کچھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق نکتہ چینیان کر رہے ہین یا جو کچھ بانئے سلسلہ عالیہ کی ذات اور آپ کے الہامات اور الہامی دعاوی کی نسبت ان کے دلون مین شبہات اور وساوس ہین ان سب اعتراضات کو رسالہ تشحیذ الاذہان مین معہ انکے جوابات کے شایع کیا جایا کرے لہذا عام طور پر تمام عیسائیون اور ہندؤن اور آریون اور یہودیون اور مخالف الرای مسلمانون وغیرہ کو مخاطب کر کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ ہر شخص جو اسلام کی نسبت یا قرآن شریف اور ہمارے سید اور مقتدا خیر الرسل کی نسبت یا خود سلسلہ عالیہ اور اسکے بانی کی نسبت کچھ اعتراض رکھتا ہو تو اگر وہ طالب حق ہے تو اسپر لازم و واجب ہے کہ وہ خوشخط قلم سے تحریر کر کے خاکسار مشتہر کے پاس بھیجدے تا ان تمام اعتراضات کا بالترتیب مفصل جواب دیا جاوے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔

سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

خدمت اسلام

(سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ماہ صفر المظفر ۱۳۲۷ھ)

[انجمن تشحیذ الاذہان کے مایۂ ناز ممبر چوہدری فتح محمد صاحب کے منہ سے جھڑے ہوئے پھول اور کانِ قلم سے نکلے ہوئے جواہرات جو تشحیذ الاذہان کی گذشتہ اشاعت کی کشتی میں لگا کر ناظرین کی خدمت میں پیش کرنیسے باقی رہ گئے تھے وہ اب پیش کئے جاتے ہیں خدا کرے ہم میں بہت سے چوہدری فتح محمد پیدا ہو جائیں جن کے پہلوؤں میں زندہ دل اور دلوں میں درد اور درد میں دعا اور دعا میں اثر ہو۔ (آمین) ایڈیٹر]

اس طرح منکرین وجود الٰہی و منکرین الہام و وحی پر حجت پوری کرکے آپ عیسائیوں اور آریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور عقلی اور نقلی دلائل اور اپنی استمراری کوششوں اور دعاؤں ہی اُنکا ایسا سر کچلا کہ اب ان دونوں دشمنوں کو بجائے اسکے کہ اسلام پر حملہ آور ہوں خود اپنی ہی فکر پڑ گئی ہے خواہ عام لوگ اسوقت اسبات کو چھپائیں مگر بیداروں نے اسبات کو اچھی طرح محسوس کرلیا ہے کہ یہ دونوں مذہب ایسے زخم خوردہ شکاری کی طرح ہیں

جسکا شکاری اگر تعاقب بھی نہ کرے تو بھی خود بخود اپنے زخموں میں گھل گھل کر مرجائیگا۔

اول ہی دل جب ان لوگوں سے بحث شروع ہوئی تو آلہی کتاب کے بعض معیار ان کے سامنے پیش کئے گئے جن سے نہ تو وہ انکار کر سکتے تھے اور نہ اپنی کتابوں کا منجانب اللہ ہونا ثابت کر سکتے تھے چنانچہ عبداللہ آتھم سے بحث کرتے وقت آپ فرماتے ہیں "آسمانی کامل کتاب کا ایک یہ نشان ہے کہ وہ اپنے دعووں اور دعوؤں کے دلایل خود پیش کرے تا اس حی قیوم کی کتاب دوسرے کے سہارے کی محتاج نہ ہو اگر وہ کتاب اعلیٰ صداقتیں پیش کرے۔ تو صداقتوں کے دلایل بھی آپ دے اور اگر کسی بطلان کا بیان کرے تو وجوہ بطلان بھی اپنے دلایل ہر دو سے بتادے" پھر اپنی تمام بحث میں اسی اصول کو برتا اور قرآنی آیات سے اس بات کا ثبوت دیا کہ قرآن شریف واقعی اس معیار کے مطابق من جانب اللہ ثابت ہوتا ہے لیکن مدمقابل ایک لمحہ کے لیے بھی اس معیار کے مطابق نہ چل سکا اور اس میدان کا مرد نہ بن سکا اسنے اپنی کمزوری اور اضطراب سے ظاہر کردیا کہ وہ آگے بحث چلانے کے بالکل نہ قابل تھا اور نہ کوئی عیسائیوں میں سے عبداللہ آتھم کا خلیفہ پیدا ہوا جو اس سیاہ داغ کو عیسائیت کے منہ پر سے دھو سکے اور نہ آیندہ ہوگا یہ واقعی سچ ہے کہ کوئی کتاب بائبل وید یا کوئی اور اس معیار میں قرآن شریف کے ساتھ پوری نہیں اتر سکتی والحمد للہ علیٰ ذالک۔ الٰہی کتاب کا دوسرا معیار یہ ٹھہرایا کہ اس میں ایک زبردست قوت ہو جو اپنے پیروی کرنیوالوں کو ظنی معرفت سے یقینی معرفت تک پہنچادے اور وہ اسطرح ہے۔ کہ جب ایک انسان کامل طور پر کلام الٰہی کی پیروی کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس ایمان غیب کے بدلہ میں خود اسکے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے اور خدائی تائیدات معجزات کے رنگ میں اسکو دکھائی دیتی ہیں اللہ خدا تعالےٰ اپنی اسلام کے ذریعہ سے غیبی امور پر اسکو اطلاع دیتا ہے اور پھر آنحضور نے اپنے وجود کو پیش کرکے ثابت کیا کہ قرآن شریف کسطرح اصل غرض کتاب اللہ کو پورا کرتا ہے اور کتابیں بالکل اسبات سے قاصر ہیں کیونکہ نہ تو

وہ اپنی پیروی کرنیوالوں کو ایسا وعدہ دیتی ہین اور نہ اسلام کے سوائے کسی اور مذہب مین تازہ بتازہ نشان دکھلائے جاتے ہین اور پھر قرآن شریف اللہ تعالیٰ کے صفات و اسماء پر ایسی خوبی سے بحث کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عظمت محبت اور خشیت انسان کے دل مین بیٹھ جاتی ہے اور بے اختیار انسان اللہ تعالےٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے پھر آپنے عیسائیوں کے مقابلہ مین وفات مسیح کا مسئلہ پیش کیا ہے حضرت مسیح کا بجسد عنصری زندہ مانا جانا عیسائیوں کے عقیدہ کی بہت بڑی تائید تھی مسیح کو حی قیوم خدا کی طرح حی قیوم مانا گیا تھا اس سے پہلے عیسائی بڑے زور سے کہا کرتے تھے کہ تمہارا نبی مٹی مین ملگیا ہے۔ اور ہمارا نبی زندہ ہے ایک یہ مسئلہ اور دوسرا حضرت مسیح کی معصومیت کا مسئلہ یہ دونوں باتیں ایسی تھیں کہ اس سے یہ لوگ مسیح کی خدائی ثابت کیا کرتے تھے اور سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی گستاخی کیا کرتے تھے اور بڑی گندی گالیاں دیا کرتے تھے اور مسلمانوں کو ان باتونکا کوئی جواب نہیں سوجھتا تھا آپنے یہ ثابت کرکے کہ تمام نبی ایک طرح زندہ ہی ہیں خاص مسیح مین کوئی خصوصیت نہیں اور تمام نبی معصوم ہیں مسیح میں کوئی خصوصیت نہیں۔ ہاں اگر ہے تو ہمارے سید و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے حضرت مسیح موعود ع نے اس معاملہ کے متعلق ۱۸۹۰ء میں کارروائی شروع کی آپنے وہ طریق اختیار کیا جو اب تک کسی کو نہیں سوجھا تھا آپنے معقول طور پر قوم کے سمجھانے کے لیئے مسیح کی وفات کو فلسفیانہ اسلوب اور ڈھنگ پر جدا بیان کیا اور اس بارہ میں ایسی مبسوط بحثیں کیں اور پے درپے متواتر تحریرین لکھین کہ اسوقت تک اشتہارات اور اوراق کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور اس بات کی یہانتک اشاعت ہوئی کہ ان پڑھ دیہات مین اور متمدن قصبات مین غرض ہر ایک متنفس کی زبان پر چڑھ گیا اور زمین و آسمان تک شور پڑ گیا کہ عیسائیوں کا خدا یسوع مسیح مر گیا مر گیا اور کسی کے جلانے سے وہ اب جی نہیں سکتا اور اسیات مین یہانتک بحث کی کہ عام مولوی لوگوں جنکی

بابت مشہور ہے کہ "مولوی آن باشد کہ پند نہ شود") کو بھی آخر بڑی حسرت سے کہنا پڑا۔ کہ اچھا ہم ہارے مسیح گیا تم اپنے مسیح موعود ہونیکا ثبوت دو" اور اپنے مریدوں میں عام طور پر شائع کر دیا کہ مرزا صاحب کے مریدوں سے کوئی وفات مسیح پر بحث نہ کرے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سرسیّد بھی مسئلہ وفات مسیح کے قائل تھے اور انہوں نے بھی اس مسئلہ پر بحث کی ہے لیکن یاد رہے کہ سر سید کے اس مسئلہ پر بحث کرنے اور مسیح موعود کے اس مسئلہ پر بحث کرنے میں وہی فرق ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید اور دوسرے بعض عرب داناؤں کی توحید میں فرق تھا ہر ایک عقلمند شخص اس فرق کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ سر سید مرحوم صاحب نے جہان اور معجزات کا انکار کیا ٹھیک اسی رنگ میں حیات مسیح سے بھی انکار کر دیا جسکا عام مسلمانوں پر کوئی اثر نہ تھا حضرت مولٰنا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اسبات کو کھولکر یوں بیان فرماتے ہیں۔ سر سید کا مسئلہ توفی کی نسبت بحث کرنا چونکہ دینی سچی غیرت اور نبیوں اور صالحوں کیسے عزم اور ایک ظلم عظیم کی بیخ کنی کے لیے پوری عقد ہمت اور اسلام کو دین باطل پر غالب کرنیکی بیقرار کر دینے والی غیرت کے تقاضا پر مبنی نہ تھا لہذا انہوں نے عام حکیمانہ رنگ میں اور عام سرسری طور پہ اس مسئلہ کو عام قانون قدرت کیساتھ موافق کرنیکے لئے معقول بحث کر دی اور سید صاحب نے اسپر قایم رہنے کے لئے کوئی استقلال نہیں دکھایا اور نہ اسکی اشاعت کی دھت انہیں لگی اور نہ انہوں نے بجز تفسیروں کے محدود دایرے کے کسی اور وسیع تحریروں کے ذریعہ اسکو شائع کیا اور پھر علاوہ ان نقصوں کے جو سید صاحب کی بحث میں پائے جاتے ہیں یہ ہے کہ انہوں نے مسلمات اسلامیہ کو مد نظر نہیں رکھا اور لغت عرب اور دواوین عرب اور نصوص قرآنیہ اور نصوص حدیثیہ کی بنا پر اسبارہ میں بحث نہیں کی لیکن اپنے خیالات کو صرف فلسفیانہ دایرہ میں محدود رکھا ہے اور بالخصوص بڑا اور نا قابل در گذر نقص یہ ہے کہ مسئلہ توفی کو عام مسلمانوں کے ذہن میں راسخ کرنے اور انکو کلمہ توحید

پڑ جمانے مین انھوں نے کچھ بھی کوشش نہیں کی جس سے ظاہر ہے کہ انھوں نے اس مسئلہ کو بسبب کوتاہ اندیشی اور ناعاقبت اندیشی کے مہتم بالشان نہیں سمجھا!

بخلاف اسکے حضرت مرزا صاحب نے اس مسئلہ کے اثبات کے لیئے وہ جوش حقانیت دکھایا اور فوق عادت استقلال دکھلایا کہ جس کی نظیر کسی مجدد اور مصلح مین پائی نہیں جاتی آجتک فارسی عربی اور اردو زبان مین بہت سی کتابیں اور اشتہار اس مسئلہ کے متعلق شایع کئے کوئی اشتہار ایسا نہیں جس مین وفات مسیح پر بحث کی ہو مخالفین نے دھمکیاں دین اور منصوبے باندھے گورنمنٹ کو ابھار افتوے لگائے مگر وہ مرد میدان ذرا نہیں جھکا اور مطلق نہیں ڈرا اور اثبات مین روز بروز ترقی ہی کرتا گیا پس یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ اپنے طور پر کسی اصلاح کا بیڑا اٹھانا اور بات ہے اور خدا کی طرف سے مامور ہوکر آنا جدا بات ہے اور مامور من اللہ ہی دنیا کی ٹھیک ٹھیک اصلاح کرسکتا ہے۔ نہ وہ کہ جس کی بنا جذبہ نفسانیت پر یا عادت پر ہو سو مین بڑے زور سے کہتا ہون کہ اب عیسائیون کا خدا مر گیا کسی کے زندہ کرنے سے وہ اب زندہ نہیں ہوسکتا صلیب ٹوٹ گئی اور کسی کے جوڑنے سے نہیں جڑ سکتی مولوی صاحب مرحوم جو بات فرماتے ہین بالکل سچ ہے اور کوئی عقلمند اس بات سے انکار نہیں کرسکتا خود ہماری جماعت کے آدمیون نے بذریعہ خطوط اور زبانی پادریوں سے پوچھا ہے تو انھوں نے اعتراف کیا ہے کہ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ مسیح معمولی آدمیوں کی طرح مر گیا ہے تو ہمارا مذہب بھی ساتھ ہی مر گیا کیونکہ اس سے صلیب کفارہ اور مسیح کی دوبارہ زندگی وغیرہ کے تمام مسایل غلط ثابت ہوجاتے ہین مینے خود ایک بڑے پکے مشنری ہیو صاحب کی کتاب مین جہاں وہ عیسائیت کی موجودہ حالت پہ ریویو کرتے ہیں پڑھا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہم عقلی دلائل سے عیسائیت کے اصولوں کو ثابت نہیں کرسکتے لیکن جب تک محققین تاریخی رنگ میں یہ نہ ثابت کردین کہ نہ مسیح صلیب

پر مرا نہ پھر زندہ ہو کر بجسم عنصری آسمانوں پر چڑھا تب تک انکا حق نہیں ہے کہ ہمیں عیسائیت کے چھوڑنے پر مجبور کریں اور جب تک یہ بات ثابت نہ ہو جائے ہم عیسائیت کو مانتے رہینگے انکی عبادتونکا اصل ترجمہ یہ ہے" اگر وہ واقعات جنکے مطالعہ مین یہ لوگ لگے ہوئے ہیں صحیح واقعات نہیں ہیں اگر مسیح سولی نہیں دیا گیا اور مُردوں سے پھر زندہ ہو کر نہیں اٹھا اور خدا باپ کے پاس آسمانونکو نہیں چڑھ گیا تو پھر کوئی الہام بھی نہیں ہُوا۔ اور عیسائیت ان لوگوں کے حملوں کے نیچے یا انکے بعد آنیوالے لوگوں کے حملوں کے نیچے تمام جھوٹوں کیطرح ضرور ضرور تباہ ہو جائے گی اگر مسیح کی زندگی موت دوبارہ زندگی اور صعود تاریخی رنگ مین ثابت نہ ہوں تو عیسائیت کو جھوٹا سمجھکر چھوڑ دینا چاہئیے" اب ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ و السلام نے مسیح علیہ السلام کی صرف وفات کو ہی ثابت نہیں کیا بلکہ قرآن شریف انجیل اور تاریخی دلایل سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر سرینگر محلہ خانیار مین موجود ہے اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ معمولی نبی تھے اور دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہوئے اور زمین میں مدفون ہین تو الوہیت مسیح تثلیث کفارہ وغیرہ۔ تمام باطل ہو گیا اور انکی وفات کے ثابت ہونیسے عیسائیت کا بھی خاتمہ ہو گیا اور اس طرح آپنے معقول طور پر عیسائیت کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔ دوسری راہ جو آپنے اختیار کی وہ روحانی حملہ ہے اور وہ اس پہلے حملے سے زیادہ سخت اور باطل کی بیخکنی کے لئے زیادہ مؤثر ہے اس سے آپنے ثابت کر دیا کہ روحانی برکات اور آسمانی تائیدات اور اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی اسلام ہی کے ساتھ ہے اور اسلام ہی مین ہو کر انسان اللہ تعالےٰ کی سچی محبت اور کامل عرفان حاصل کر سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ کیساتھ اسی دنیا مین سچا تعلق پیدا کر سکتا ہے اور عیسائی اور عیسائیت اسبات سے بالکل خالی ہین اور تمام لاف و گزاف نری منہ کی باتیں ہیں۔ ان روحانی تاثیرات مین پہلی بات جو قابل توجہ ہے وہ یورپ اور امریکہ مین عیسائیت سے ارتداد اور مذہبی کھلبلی ہے جب محمدؐ

کے زمانہ مین عربوں کی طبیعت مین خود بخود ہی بُت پرستی کے برخلاف سوالات پیدا ہونے
لگے تھے اور طبیعتیں بتوں کی پوجا سے بیزار ہو چلی تھیں اسی طرح اس بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی توجہات اور دعاؤن سے یورپ کے لوگ عیسائیت سے بیزار ہو رہے ہین اور طبائع مین
سچائی کی تلاش کی طرف تحریک ہو رہی ہے اور وہ وقت قریب آگیا ہے کہ یورپ
اور امریکہ مین سچائی پھیلجائے دوسری بات ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور امریکہ کے جھوٹے نبی
ڈوئی کی موت ہے جو آپکے مقابلہ میں آکر واقع ہوئی جب آنحضور عبد اللہ آتھم کے
ساتھ امرتسر مین بحث کر رہے تھے اسوقت عبد اللہ آتھم اور اسکے ساتھ والے عیسائی لوگون نے
کہا کہ ہم تو اپنے دین کی سچائی مین کوئی نشان نہیں دکھلا سکتے آپ اگر کوئی نشان دکھاویں
تو ہم دیکھنے کے لئے طیار ہیں چنانچہ آپ نے انکی درخواست کے مطابق دعا کی کہ اللہ
جھوٹے اور سچے مین خود فیصلہ کرے اسوقت اللہ تعالےٰ نے آپ پر ظاہر فرمایا۔ کہ اس
بحث مین دونون فریقون مین سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو
چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنون مباحثہ کے لحاظ سے یعنے
فی دن ایک مہینہ لیکر یعنے پندرہ ماہ تک ہاویہ مین گرایا جاویگا اور اسکو سخت
ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اب ایک طرف آتھم عیسائیت کا
وکیل اور اس بلند دعوے کا حامی عظیم تھا کہ مسیح درحقیقت زندہ اور سچا خدا ہے اور
درحقیقت عیسائیت اپنے سارے زور اپنی ساری جان اپنے پورے ہتھیارون
کیساتھ آتھم کی شکل مین مجسم ہو کر آئی تھی ادھر اسلام اپنی تمام زندہ طاقت حی وقیوم
خالق زمین و آسمان ازلی ابدی اور غیر فانی خدا کی یگانہ الوہیت کے سارے زورون
الوہیت مسیح کے ابطال اور کسر صلیب کے مناسب حال تیز ہتھیارون کے ساتھ میرزا
غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صورت مین ظاہر ہوا اور یہ ایسا دنگل تھا
جسکی نظیر ان دونون مذہبون کے آغاز سے بجز زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے

کسی زمانہ مین بھی پائی نہین جاتی تھی انجام یہ ہُوا- کہ وہ اسلام کا دشمن علیسوئیت کا مجسم بُت نصرانیت کا صنم ظلم عظیم کی مہیب صورت پیشگوئی کے مطابق پندرہ ماہ سخت ترین عذاب مین مُبتلا رہا اور بالآخر اخفائے شہادت حقہ کی وجہ سے اسے موت کا تلخ پیالہ مُنہ سے لگانا پڑا دوسرا شخص جو آپ کے مقابلہ مین آکر ہلاک ہُوا امریکہ کا جھوٹا نبی ڈوئی ہے- یہ شخص حضرت مسیح کو خدا ماننے والا اور اسلام اور رسول مقبول کا خطرناک دشمن تھا اسکا اعتقاد تھا کہ مسیح ابن اللہ ہے اور ہم صرف اسی کی معرفت اور اسی کی خدائی اور کفارہ وغیرہ پر ایمان لاکر اللہ تعالٰے کا قرب حاصل کر سکتے ہین اور اسکے خاص فضلوں اور خاص تائیدوں کے مستحق ٹھہر سکتے ہین ڈوئی کا دعوٰی تھا- کہ وہ الیاس کی طاقت مین آیا ہے اور اس حیثیت سے مسیح جو خداوند خدا ہے اسکے جلالی ظہور کا مظہر اور دنیا پر اسکا خلیفہ ہے اسکا خاص فرض یہ ہے کہ اسلام کو تباہ اور مسلمانوں کو ہلاک کر دے اور اسکا خیال تھا کہ چونکہ وہ مسیح کے جلالی ظہور کا پیش خیمہ ہے جو اس کے مقابل مین آئیگا ہلاک ہو جائیگا اس شخص کو ہمارے سید و مولے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چیلنج بھیجا کہ تو مسیح کا رسول ہونے کا دعوے کرتا ہے اور مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور خلیفہ ہونیکا مدعی ہون آؤ ہم تم دونو ملکر دعا کرین کہ اللہ تعالٰے صادق کے سامنے کاذب کی ذلت کرے اور ہلاک کرے اور اسکا کذب ظاہر کر دے اس شخص نے باوجود اتنے بڑے دعوے کے اس مقابلہ سے بچنے کی بہت کوشش کی اور حیلوں بہانوں سے مقابلہ کے ٹلنے کی کوشش کی آخرکار مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکو لکھا اور امریکہ مین شایع کرا دیا کہ اگر یہ شخص اپنے دعوے سے دستبردار نہیں ہو گا اور توبہ نہین کریگا تو بھی اس سے یہ عذاب نہیں ٹلیگا لیکن یہ بات ڈوئی کی ہلاکت سے بھی زیادہ مشکل تھی اسواسطے وہ اپنے دعوے پر قایم رہا لیکن اس کے بعد جلدی ہی اللہ تعالٰے نے اسکی پردہ دری

کردی اور اسکا کذب ظاہر ہوگیا اور اسکے فریب و مکر زناکاری اور شراب خوری ظاہر ہوگئی اور اسکا لڑکا اور عورت اور بہت سے مرید باغی ہوگئے پھر بیمار اور ذلیل و خوار اور مجنون ہو کر ہلاک ہوگیا اور اسکا تمام سلسلہ درہم برہم ہوگیا۔

یہ ڈوئی اور عبداللہ آتھم دونون عیسویت کے حامی اور اسلام کے دشمن حضور کے مقابلہ ہلاک ہوئے اور اپنی ہلاکت سے اس بات پر مہر کرگئے کہ واقعی اللہ جو اس دنیا کا مقتدر بادشاہ ہے وہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے غلامون کا دوست اور حامی ہے اور اسکی خاص تائیدات اسلام کے لیے ہی خاص ہیں اور عیسویت اور عیسائیونکا اس مین کوئی حصہ نہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے فرعون کے تمام سانپون کو تلف کردیا تھا اور اس مین اسبات کی طرف ایک اشارہ ہے کہ عنقریب موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر فرعون بمع اپنی تمام فوج غرق ہو جائیگا اسی طرح آتھم اور ڈوئی کی ہلاکت مین اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیت عنقریب اسلام کے مقابلہ مین ہلاک ہوجائے گی اور اللہ تعالےٰ کی یہ بات لیہلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ عنقریب واقع ہونے والی ہے وتلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون ؎

تیسری قوم جو اسلام اور مسلمانونکی دشمن ہے آریونکا فرقہ ہے اس قوم کے لیے آپنے براہین احمدیہ۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق آریہ دھرم۔ نسیم دعوت۔ قادیان کے آریہ اور ہم اور لاہور کے مختلف لیکچر اور پھر آخر مین کتاب چشمہ معرفت وغیرہ لکھکر اسلام کو انکے شر سے محفوظ کیا اور انکے ہر ایک اصول کی ایسی دھجیان اڑائی ہین اور ایسے کھلے طور پر انکی بیہودگی اور جھوٹاپن ظاہر کیا ہے کہ کبھی بھی اب ان کے اصولون پر مضحکہ اڑاتے ہین جو شخص چشمہ معرفت کو بڑے غور سے پڑھیگا۔ اسپر یہ بات ثابت ہوجائیگی کہ معقولیت کے میدان مین اب یہ قوم ہرگز ہرگز کھڑی نہیں ہوسکتی۔

ان لوگوں کے دو بڑے مسئلہ ہیں جن میں یہ اسلام سے اختلاف رکھتے ہیں ایک تناسخ دوسرا نیوگ آپنے ان لوگوں کو بتلایا کہ اگر اواگون کا مسئلہ مانا جاوے۔ تو اللہ تعالےٰ کو سرب شکتی مان نہیں مان سکتے کیونکہ تناسخ کے مسئلہ کو مان کر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روح اور مادہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور یہ تناسخ مان کر اور ارواح ذرات اجسام کو انادی مان کر اللہ تعالےٰ کی ہستی ماننے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ارواح و ذرات جمع اپنے تمام قوے اور خواص کے اگر خود بخود ہیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ ان میں طاقت وصال و انفصال بھی خود بخود ہے اور مادہ اور روح خود بخود ہی ملتے اور علیحدہ ہوتے ہیں کسی اور کاریگر کی ضرورت نہیں اور جیسا کہ آریوں کا خیال ہے اگر یہ بھی مان لیا جاوے کہ اب وحی والہام اور نشانات آلہیہ کا دروازہ بھی بند ہے تو سوائے دہریت کے کچھ باقی نہیں رہتا اور ماننا پڑتا ہے کہ ہندوستان میں ناستک مت کے ویدہی بانی مبانی ہیں اور تناسخ کا مسئلہ مان کر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ خدا کی قدرت کیساتھ اسکا علم بھی ناقص ہے کیونکہ اسبات کو بالکل معمولی عقل کا انسان سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ حقیقی خالق ہوتا تو اس موجودہ حالت سے اسکی قدرت زیادہ وسیع اور اسکا علم زیادہ گہرا اور لطیف ہوتا چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنی کتاب قرآن شریف میں فرماتا ہے واسروا قولکم او اجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور ط الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر ط اور چھپاؤ تم اپنی بات کو یا اس کو ظاہر کرو اللہ تعالےٰ دلونکے بھیدونکو جانتا ہے کیا وہ بھی نہیں جانتا جس نے پیدا کیا وہ تو بڑے لطیف علم والا اور بڑا خبردار ہے کیونکہ تم اسکی مخلوق ہو اور تمہارے ہر ہر ذرہ کا وہ مالک اور خالق ہے اسواسطے اس کے علم کی لطافت کو کوئی غیر شخص ہرگز نہیں پہونچ سکتا۔

دیکھو اب انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتا کہ ایک چیز کے خالق سو بڑھکر

بھی اسکا عالم ہو سکتا ہے لیکن آریوں کو تناسخ ماننے سے ایک ایسا خدا ماننا پڑا جس کے علم کے ورا الورا انسان ایک اور علم تصور میں لا سکتا ہے اور جسکی قدرت اور عظمت کے ورا الورا ہم اور قدرت اور عظمت تجویز کر سکتے ہیں در اصل یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار ہے اور اسکو انسانی عقل سے بھی ادنےٰ درجہ کا مانا گیا ہے کس طرح بہت سی لطیف در لطیف بحثیں آپنے چشمہ معرفت اور دوسری کتابوں میں کی ہیں بعد ان مندرجہ ذیل باتوں کو بڑے قوی دلائل سے ثابت کیا ہے۔

(۱) ویدنے اپنے پرمیشور کو خالق ہونے سے جواب دیا ہے (۲) اس نے روحوں کو بمعہ انکی تمام طاقتوں اور قوتوں کے خود بخود مان لیا ہے (۳) اس نے خدا تعالےٰ کی صفت وحی و الہام کو ہمیشہ کے لیئے معطل قرار دیا ہے اور اسطرح اسکے وجود پر کوئی دلیل نہیں چھوڑی اس نے تمام ذرات عالم کو بھی معہ انکے خواص اور طاقتوں کے پرمیشور کی طرح اپنے وجود کا آپ ہی خدا مان لیا ہے اور اسبات میں انکو خدا تعالےٰ کا شریک ٹھہرایا ہے اور ان کو اسطرح ظاہر کیا ہے کہ انکو اپنے وجود کے لیئے اللہ تعالےٰ کے سہارے یا مدد کی ضرورت نہیں اسطرح اسنے ان تمام دلائل سے انکار کیا ہے جن سے اللہ تعالےٰ کے وجود کا پتہ لگتا ہے (۶) اسنے اللہ تعالےٰ کو بخیل اور پکش پات اور طرفداری کرنیوالا ٹھہرایا ہے جو ہمیشہ آریہ ورت ہی سے تعلق رکھتا ہے اور انہیں پر الہام نازل کرتا ہے دوسروں سے بوجہ ناراض ہے گویا اس قوم سے اسکا رشتہ اور تعلق ہے اور گویا کہ دوسرے ملکوں کے لوگ اس کے بندے نہیں ہیں کیونکہ وہ مانتے ہیں کہ ضرور یہی الٰہی کلام ہے اس نے نیوگ ناپاک طریق کے لیئے تاکیدی حکم دیکر ہزاروں عورتوں کی عفت میں خلل ڈالا جس سے نسل کا اعتبار بالکل اٹھ گیا (۸) اس نے تناسخ کا عقیدہ پیش کرکے آریوں کو کوئی ایسا قاعدہ نہیں بتلایا جس سے سمجھا جاتا کہ مثلاً مقابلہ آنیوالی کوئی لڑکی اس شخص کی ماں یا دادی تو نہیں جسکو وہ اپنی بیوی بناتا ہے

(۹) اس نے یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ کہ گویا پرمیشور کو ایک ایسا فریب دینے کی عادت ہے کہ مکتی دینے کیوقت پوشیدہ طور پر مکتی یاب کے ذمہ ایک گناہ رکھ لیتا ہے اور پھر گناہ کا الزام لگا کر اس مکتی یاب کو مکتی خانہ سے باہر نکالتا ہے اور اپنے پرمیشور پر یہ نہایت قابل شرم دھبہ لگایا کہ وہ جاودانی مکتی دینے پر قادر نہیں اور پھر جھوٹ یہ بولا کہ اعمال محدود ہیں اسلیئے جزا بھی محدود ہونی چاہیئے حالانکہ یہ بیان خلاف واقعہ ہے کیونکہ بموجب اصول آریوں کے پرمیشور اسلیئے مکتی خانہ سے روح کو باہر کرتا ہے کہ اسکے بغیر تمام روحیں نجات پا جائیں اور پھر دنیا کا آیندہ کام نہ چلتا۔

مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مقبول شدہ دعاوٴں کو نمونہ کے طور پر پیش کیے جن کے آریہ لوگ ہی گواہ تھے بتلایا کہ قبولیت دعا کا مسئلہ صحیح ہے اور جو کچھ تم اسکے برخلاف کہتے ہو بالکل بے ثبوت بکواس ہے۔ آپنے بہت سی پیشگوئیاں اور الہامات آریوں اور دوسرے لوگوں کی بابت شایع کیے اور ان کے پورا ہونے نے اسبات کو ثابت کر دیا کہ وید کا یہ دعوےٰ کہ الہام کا دروازہ بند ہے صریح واقعات کے خلاف ہے۔ اور اس قوم کو اللہ تعالےٰ..... اس پاک انسان کے ذریعہ اپنے رحمت اور قہری نشانوں میں مبتلا کرتا رہا یہانتک کہ یہ قوم اللہ تعالےٰ کی تائیدات اور فضلوں کو دیکھکر مبہوت ہو گئی۔ رحمت کے نشانوں کے گواہ لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت رائے ابھی تک زندہ ہیں ہر ایک حق جو ان کے پاس جا کر اپنی تسلی کرا سکتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالےٰ کے قہر کے شکار ہو گئے مثلاً دیانند۔ لیکھرام اور شبہ چنتک والے ان نشانوں کے دیکھنے والے لاکھوں انسان زندہ ہیں اور گواہی دے سکتے ہیں۔ ان تمام واقعات نے آریوں کے دجل اور کمزوری کو ثابت کر دیا ہے اور انکے مذہب کا ابطال اظہر من الشمس ہو گیا ہے پھر آپ کی دعاوٴں کی تاثیر اور انفاس طیبات نے ایسی کارروائی کی جس کی وجہ سے آریہ قوم میں وہ جوش اور غلبہ نہیں رہا جو پہلے تھا گھون

مین پھوٹ پڑ گئی ہے دلوں مین تفرقہ اور اختلاف پیدا ہو گیا ہے حوادث زمانہ نے کمزور کر دیا ہے اور خود اس فرقہ کے لیڈروں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ آریہ سماج کی موت قریب ہی،

ان لوگوں کے سوا ہمارے ہموطن سکھوں کی قوم ہے اس قوم پر تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد رحم کرنیوالا ہے کیونکہ ان لوگوں کے لیئے اسلام کی راہ بالکل صاف کر دیگئی ہے اور اب ان لوگون مین صرف تبلیغ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب ثابت ہو گیا کہ ڈیرہ بابا نانک مین جو باوا صاحب کا چولہ ہے جو سکھوں نے تبرکاً رکھا ہے اسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیت کرسی الحمد شریف قل شریف اور آیات مثل ان الدین عند اللہ الاسلام (سوائے اسلام کے اللہ تعالےٰ کو اور کوئی مذہب منظور نہیں) وغیرہ لکھی ہوئی ہین اور وید کا وہاں کوئی ذکر نہیں تو پھر باوا صاحب کے اسلام مین کوئی شک نہین رہتا اور جب ہم ان کے اولاد کی گھر مین قرآن شریف تبرکاً دیکھتے ہین اور انکا مکہ کا سفر اور حج کے حالات پڑھتے ہین جو ایک جاٹ بالا صاحب کے لکھے ہوئے ہین تو باوا صاحب کے اسلام مین جھگڑے کی کوئی گنجایش نہین رہتی۔

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول
نانک قدرت دیکھکے خودی گئی سب بھول

ان بیرونی دشمنون کے ذب اور ان پر اسلام کی حجت تمام کرنے کے علاوہ ہمارے سید و مولنا میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے بھی بڑھکر کام کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی اندرونی اصلاح ہے اور اسلام سے ان نئے اور فاسد عقاید کو دور کرنا ہے جس سے اسلام جیسے نورانی چاند کو گرہن لگ رہا ہے ان قابل غور اور جھوٹے عقاید نے اسلام کی شکل ایسی بری بنا رکھی تھی کہ لوگ دور سے ہی دیکھتے اور نفرت سے واپس ہو جاتے تھے اور اس محجوب مین اب وہ خوشنمائی اور دلربائی نہیں رہی تھی کہ تھون

کی تو مین پہلے کی طرح اسکی طرف کھینچی چلی آئیں۔ آپ نے سچے اور حقیقی مصلح کی طرح پہلے تو ان تمام عقائد باطلہ کو معلوم کیا جو اسلام جیسے عظیم الشان اور سچے مذہب کو نقصان پہنچا رہے تھے اور پھر ان کی آہستہ آہستہ اصلاح شروع کی افسوس کہ قوم کے اکثر افراد نے اس سچے خیر خواہ کی قدر نہ کی اور اس کی بات کو بغیر سمجھنے کے اس کے برخلاف مخالفت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ گالیان دین کافر و دجال اور مذہب کو بگاڑنیوالا نام رکھے آپ کے کفر کو متعدی کفر سمجھا گیا اور آپ کی جان و مال اور عزت کو نقصان پہنچانا داخل ثواب ہیں اس بات پر زیادہ گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ صادقوں کے ساتھ دنیاداروں نے ہمیشہ اسی طرح سلوک کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقلیل من عبادی الشکور۔ قلا یومنون الا قلیلا یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ اور ہر قوم کی ناشکری اور کفر کی تو یہ حالت تھی۔ لیکن آپ نے ایک سچے اور خیر خواہ حکیم کی طرح جو نا سمجھ بیمار کے رونے چلانے اور گالیان دینے کی کچھ پرواہ نہیں کرتا اور علاج مین لگا رہتا ہے آپنے کام مین لگے رہے اور ذرا بھی سستی نہ دکھائی اور نہ ہی کسی سے ڈرے یہانتک کہ اپنے کام کو پورا کر دیا اور اصلاح کو تکمیل تک پہنچا دیا۔

مسلمانوں مین دو قسم کا اعتقادی فساد تھا ایک وہ لوگ جو تفریط کی طرف جھک گئے تھے چنانچہ بعض مسلمانوں مین ہی سے کہتے تھے کہ اسلام مین الکام کوئی نہیں یہ روزہ نماز پرانے زمانہ کی باتیں ہیں جو کہ عرب کے وحشیوں کے لیئے مفید ہو سکتی تھیں پھر معجزات قیامت و جنت کے حالات پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے دوم وہ لوگ جو افراط کی طرف گئے تھے اور حضرت مسیح کی شان مین غلو کرتے کرتے یہانتک پہونچے کہ انہیں خدا تک پہنچا دیا اور انکو بعض ایسی صفات کا صاحب گردانا جو خاصہ الوہیت ہین آپنے فرمایا کہ وہ بیشک خدا کے

مقربین میں سے تھے انپر اللہ تعالےٰ کا فضل تھا اور وہ اللہ تعالےٰ کی نبوت سے ممتاز تھے
لیکن ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بہت بڑھکر تھا اور اُن
کے لیئے کوئی ایسی خصوصیت مقرر کرنا جس سے سید المرسلین کی ہتک ہو جس
سے اسلام کو نقصان پہنچے اور جو عیسائیونکو انکے دجل میں مدد دے ٹھیک نہیں
یہ کہنا کہ کئی صدیوں سے آسمانوں پر بجسد عنصری متمکن ہیں غلط بات ہے اور
اسلام کو سخت نقصان دہ ہے کیونکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے قسمیں کھا کھا
کر کہا کہ ہم ضرور مان لینگے اگر آپ ہمارے سامنے آسمانوں پر چڑھجائیں اسکا
جو جواب دیا گیا وہ یہ تھا قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا یعنے یہ
اللہ تعالےٰ کے قانون اور وعدے کے خلاف ہے کہ کوئی بشر رسول آسمان پر
چڑھ جائے تو پھر جو آسمانوں پر چڑھ گیا اسکو خدا رسول ماننا پڑیگا حبیب اللہ تعالےٰ نے
نے ابتدا سے ایک قانون مقرر کر دیا فیها تحیون و فیها تموتون و منها
تخرجون ۔ تو پھر اللہ تعالےٰ اپنی سنت کے خلاف کیوں کرتا ہے اگر عیسےٰؑ
کے مع جسم آسمانوں پر چڑھ جانیکا عقیدہ اسوقت کے مسلمانوں میں ہوتا تو کافر انکا
حق تھا کہ انہیں یہ کہکر ملزم کریں کہ کیا وجہ ہے کہ ایک نبی کے لیئے یہ امر جائز قرار
دیتے ہو اور دوسرے کے لیئے نہیں حالانکہ تم اسبات کے بھی قایل ہو کہ آنحضرت
تمام نبیوں سے افضل اور جامع کمالات نبوت ہیں غرض انکو بتلایا کہ یہ زندہ آسمانوں
پر چڑھ جانیکا مسئلہ قرآن شریف میں کوئی نہیں بلکہ قرآن شریف اس عقیدہ کی بڑے
زور سے تردید کرتا ہے سارا قرآن شریف اول سے آخر تک دیکھ لو عیسےٰؑ کا اب تک
زندہ رہنے کا ثبوت نہ پاؤ گے اگر پاؤ گے تو یہ فلما توفیتنی ۔ یعنے حضرت
عیسے علیہ السلام رب العزت کے حضور عرض کرتے ہیں جب تو نے مجھے وفات
دیدی تو پھر تو ہی عیسائیوں کا نگران حال تھا میں دوبارہ واپس نہیں گیا اور عیسائی میرے

بعد مین بگڑے ہین توفی کے معنے موت ایسی بدیہی بات ہے کہ اس سے انکار نہین ہو سکتا یہ لفظ قرآن مجید مین اور انبیاء کے لئے بھی آیا ہے مثلاً حضرت یوسف ؑ نے فرمایا ہے توفنی مسلماً والحقنی بالصّٰلحین اور خود نبی کریم صلعم کے بارے مین او نتوفینک آیا ہے دونوں باب تفعل سے ہین کسی عربی لغت کی کتاب مین بھی تم اسکے برخلاف نہ پاؤگے۔

یہ تو اللہ تعالےٰ کی قولی شہادت ہوئی۔ اب نبی کریم صلی اللہ کی فعلی شہادت کیطرف دیکھو جو آپ کی رویت ہے آپ فرماتے ہین کہ مینے معراج کی رات عیسےٰ کو یحیےٰ کیساتھ دیکھا اب اس مین تو کسی مسلمان کو شک نہیں کہ یحیےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہین پس فوت شدہ گروہ مین جو بہشت مین جا چکا ہے کسی کو دیکھنا سوا اسبات کے اور کیا معنے رکھتا ہے کہ وہ بھی مر چکا ہے غرض یہ دو شہادتیں ہین ہمارے مخالف انصاف کرین ان سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ پس کیا وجہ ہو کہ حضرت عیسےٰ کے لئے خصوصیات پیدا کی جائیں جن سے ہمارے نبی کریم کی ہتک ہوتی ہے پادری صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کی دلیل بیان کرتے ہین کہ وہ مردہ زندہ کرتا تھا۔ اور مولوی لوگ ان کی ہان مین ہان ملاتے ہین اور انکی مدد کرتے ہین حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویمسک التی قضی علیھا الموت اب خدا کے کلام مین تناقض نہین کہ ایک آیت مین کہے کہ مردے دوبارہ دنیا مین نہیں ہوتے اور دوسری مین کہے کہ مردے زندہ ہوتے ہین پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کے ہاتھ پر مردے زندہ ہوتے تھے اذا دعٰکم لما یحییکم اور سب کو معلوم ہے کہ اس سے روحانی مردے زندہ کرنا مراد ہے۔ پس جو مسلمان پادریوں کی متابعت مین عیسےٰ کے مردہ زندہ کرنے کے قائل ہین غلطی کرتے تھے پھر یہ بیباک اور ظالم طبع لوگ کہتے ہین کہ جو مس شیطان

سے پاک ہے وہ صرف حضرت عیسیٰؑ اور انکی والدہ ہی نہی دیکھو اس میں نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر ہتک ہے آپنے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنیں بلکہ تمام انبیاء کی معصومیت کو ثابت کیا اور مسئلہ معصومیت انبیا علیہم السلام کو عام طور پر مسلمانوں مین رواج دیا اور تمام نبیوں کو پادریوں اور مولویوں کے جھوٹے الزامون سے پاک ثابت کیا ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور بہت سی خصوصیات کو دور کیا اور مسلمانوں کو لا نفرق بین احد من رسلہ کی آیت پر قایم کیا اور اسبات کو گوارا نہ کیا کہ سید الرسل سے کسی کو بڑھکر بنایا جاوے جو حضرت عیسیٰؑ سے بدرجہا افضل اور اعلیٰ تھے - اور محمد صلعم کی عزت کے لیئے نہ اپنی بڑائی کے لیئے یہ شعر پڑھا ہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ٭ اس سے بہتر غلام احمد ہے ۔ اللھم صلی علی محمد و آلہٖ - پھر ان مسلمانوں کا ہم سے اسبات مین اختلاف ہے کہ ہم اسبات کے قایل ہین کہ خدا کے مکالمات و مخاطبات اس امت کے لوگون سے قیامت تک جاری ہین اور یہ بات بالکل سچ ہے کیونکہ یہی تمام اولیاء امت کا مذہب رہا ہے یاد رکھو کہ دین اسلام ایسا دین نہیں جسکے کمالات پیچھے رہ گئے ہون اور آگے کیلیئے اس مین کچھ نہ رہا ہو اگر یہ بات ہے اور اسلام کا دار و مدار بھی قصون پر ہی ہے تو بتاؤ اس مین اور دوسرے دینوں مین فرق کیا رہگیا اسلام مین اگر کوئی چیز ما بہ الامتیاز ہے تو یہی کہ اسکے پیرو الٰہی مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوتے ہین خشک توحید کے قایل اور مذہب بھی ہین مثلاً یہود پھر برہمو سماج - یہ سوال کر سکتے ہے کہ لا الہ الا اللہ کیساتھ محمد رسول مین کیا فائدہ ہے یہی تو فائدہ ہے کہ سیدنا محمد صلعم کی متابعت اور پیروی اور تصدیق رسالت اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور ان انعامات کا وارث جو اگلے انبیاء پر ہوئے اللہ نے اسکا نام فرقان رکھا ہے چنانچہ فرمایا -

یعنی وہ مسلمانونکو ایک فرقان دیگا پس دوسرے مذاہب مین اور اسلام مین اس آیت کے مطابق مابہ الامتیاز اسی جہان مین ہونا ضروری ہے اور اسی لیئے امام علیہ السلام پر خدا تعالےٰ نے وحی نازل کی اور انہون نے ملہم ہونے کا دعویٰ کیا تاکہ اسلام کی برتری دوسرے مذاہب پر ثابت ہو اگر اسلام بھی خشک توحید ہی لیکر آیا تھا جیسے کہ یہودی اور برہمو سماج تو اتنا بڑا شریعت کا بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت تھی ایک طرف تو مانتے ہین کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور دوسری طرف اس مین کوئی مابہ الامتیاز نہین بتاتے اور جو اس کے کمالات اور خوبیان ہین وہ بھی مردون مین بتلاتے ہین گویا زندون کے لیئے کچھ نہین۔ مصنوع سے صانع کی طرف جانا خدا تعالےٰ کی ہستی کا اعلیٰ ثبوت نہین ہو سکتا۔ بلکہ خدا شناسی کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خود انا الموجود کہے پچھلے قصے تو دوسرے مذاہب بھی سناتے ہین لیکن اس کے مقابلہ مین تم بھی دو چار گذشتہ قصے سنا دو تو اس مین بہتری کیا ہوئی اور اسبات کا کیا ثبوت ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ تو سچ اور جو دوسرا بیان کرتا ہے کہ ہمارے رہنما نے یہ معجزہ دکھایا وہ غلط ہے دیکھو انجیل مین ایسے معجزات کا بھی ذکر ہے کہ جب عیسےٰ کو صلیب دیا گیا تو سب مردے قبرون مین سے نکل آئے ہماری عقل کا تو یہان خاتمہ ہے کہ ایک شہر مین تمام مردے کس طرح سما گئے اور پھر باوجود انکے نکلنے کے یہودیون نے عیسیٰ کو کیون نہ مانا پس ایسے قصوں کے مقابلے مین اگر ہماری طرف سے بھی قصے ہی ہون تو کسی مخالف پر کیا اثر پڑ سکتا ہے خوب یاد رکھو کہ اس زمانہ مین طبیعتین دہریت کی طرف مائل ہو رہی ہین اور جو دین مکالمات الٰہیہ اور تازہ بتازہ ثبوتون سے اللہ تعالےٰ کی ہستی کو منوا سکتا ہے وہی دین باقی رہے گا۔ اگر اسوقت اللہ تعالےٰ کا خاص تعلق اسلام کیساتھ ثابت نہ ہوتا تو اسلام کا بھی وہی حال ہوتا

جو آجکل عیسائیت وغیرہ دوسرے مذاہب کا ہو رہا ہے اور یہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے خوشی کا مقام ہے کہ اسوقت صرف اسلام ہی مین وہ خدا مل سکتا ہے جو دوسری دنیا سے پوشیدہ ہے یہی اسبات کی دلیل ہے کہ دُنیا کا آیندہ مذہب اسلام ہوگا محمد صلعم کی عزّت اور شوکت صرف اسی بات مین نہین کہ انھوں نے دنیا مین توحید قایم کی کیونکہ اس عزت مین تو یہودی بھی شامل ہین سب سے بڑی بات جس مین آپکا کوئی شریک ہی نہیں ہے۔ یہ ہے کہ آپکی یعنے سیّدنا محمد صلعم کی پیروی اللہ تعالےٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور انسان انبیاء اور اللہ تعالےٰ کے برگزیدوں کا وارث ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ہمارے پیارے امام علیہ السلام نے جتنے برکات کے نزول کا دعویٰ کیا ہے وہ محمد صلعم کی خاطر اور انکی صداقت کے اظہار کے لئے کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہین "مین سچ سچ کہتا ہون کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار زمین ایک طرف دعا کرنیکے لئے کھڑے ہو جائیں اور ایک طرف مین اکیلا خدا کی جناب مین کسی امر کے لئے رجوع کرون۔ تو خدا میری ہی تائید کریگا مگر نہ اسلئے کہ سب سے مین ہی بہتر ہون بلکہ اسلئے کہ مین اسکے رسول پر صدق دل سے ایمان لایا ہون اور جانتا ہون کہ تمام نبوتیں اسپر ختم ہین۔ اور اسکی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہین یعنے وہ نبوت جو اسکی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اسکے چراغ مین سے نور لیتی ہے وہ ختم نہین کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے۔ یعنی اسکا ظل ہے اور اسکے ذریعے سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی کا فیضیاب ہے خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور آنحضرت صلعم کی پیروی نہین کرتا بلکہ خود کش بننا چاہتا ہے خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے۔

جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اسکے رسول محمد صلعم کو
درحقیقت خاتم الانبیاء قرار دیتا ہے اور اسکے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے
بس ایسا شخص خدا تعالےٰ کی جناب مین پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے۔ کہ
اسکو اپنی طرف کھینچتا اور اسکو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور
اسکی حمایت مین اپنا نشان ظاہر کرتا ہے جب اسکی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک
ظلّ نبوت اسکو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظل ہوتی ہے یہ اسلئے ہے کہ اسلام
ایسے لوگون کے وجود سے تازہ رہے نادان آدمی جو در اصل دشمن دین ہے اس
بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام مین سلسلہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے
بلکہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مردہ مذہبون کی طرح مردہ مذہب ہو جائے مگر خدا نہیں
چاہتا اور مقصد یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کیجائے اور آنحضرت صلعم
کی سچائی دکھلائی جاوے اور اسی طرح آپنے اور بہت سی اصلاحین کی ہین لیکن
ان سب کی نسبت بسط کے ساتھ بیان کرنیکا موقع نہیں انمین سے ایک جہاد
کا مسئلہ بھی ہے یہ مسئلہ بھی اسلام کے نورانی چہرہ پر ایک بدنما دھبہ تھا۔ اگرچہ
قرآن شریف مین صاف لکھا ہے لا اکراہ فی الدین اور جا بجا اللہ تعالےٰ
حکم دیتا ہے کہ لوگون سے نرمی اور نیک برتاؤ سے سلوک کرو اور جہانتک ہوسکے
تمام مخلوق خدا سے احسان سے پیش آؤ اور صرف ان لوگونکا مقابلہ کرنے
کی اجازت دی ہے جو دین مین لڑائی کرین لیکن نادان مسلمانون نے یہ سمجھ
لیا کہ کافرونکو مارنا اور ناحق انکا مال لوٹنا ثواب کا کام ہے اور اس عقیدہ کو
پھیلا کر اور سختی سے اسپر کاربند ہو کر اسلام کو دوسری قومون مین بدنام کر دیا ہے
اگر تم ایک انگریز یا ہندو کو اسلام کی حقانیت کے تمام ثبوت دیدو اور اسکو یقین
دلادو کہ یہ مذہب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور پھر اسکو یہ علم بھی ہو جائے

کہ اس مذہب مین لوگونکو زبردستی مسلمان کرنا اور ہر ایک مکر و فریب اور جھوٹ سے
دوسرونکو قتل کرنا اور انکا مال و دولت لوٹنا اور انکے بیوی بچونکو غلام بنا لینا بڑے
ثواب کا کام ہے تو وہ فوراً اسے ڈاکوئں کا مذہب کہکر اسلام سے منہ پھیر لیگا۔
اور خدا جانے اسکے بانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی نسبت اسکے دل مین کیا کیا
خیال پیدا ہون وہ خیال کریگا کہ یہ لوگ نہایت ہی غدار اور انسانیت کے دشمن
ہین فطرت انسانی کا تقاضا ہے کہ وہ احسان کا بدلہ احسان سے دینا چاہتی
ہے اسواسطے اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے ھل جزاء الاحسان
الا الاحسان یعنے انسانی فطرت کے مطابق احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور
کچھ نہیں اب ہم دیکھتے ہین کہ انگریز ایک غیر مذہب کے لوگ ہین اللہ تعالےٰ نے انکو
ہمپر تسلط دیا ہے لیکن وہ ہمارے ساتھ بحیثیت حاکم ہونے کے بڑی نرمی سے
پیش آتے ہین اور ہمارے مال و جان و عزّت کی حفاظت کرتے ہین مذہب
مین پوری آزادی دی ہوئی ہے اب یہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہوگی۔ کہ
اپنے دل مین ہم اس خیال کو جگہ دین کہ اگر یہ لوگ ہمارے تسلط مین آجائین تو یا تو
انکو زبردستی مسلمان کرلینگے یا تلوار کا مزا چکھائینگے جو لوگ ایسا اسلام رکھتے
ہین وہ خوب یاد رکھیں کہ ایسا کرنے مین وہ اسلام کی تعلیم اور ہمارے نبی کریم
کے بالکل مخالف کر رہے ہین کیونکہ یہ ایک مشہور حدیث ہے کہ ایک دفعہ کسی سفر
مین آپ ایک درخت کے نیچے اکیلے سو رہے تھے کہ ایک دشمن برہنہ تلوار لیکر
آپکے سر پر آن کھڑا ہوا اور پوچھا بتاؤ کہ اب تم کو کون مجھ سے بچانیوالا ہے آپ
نے فرمایا اللہ آپکا یہ کہنا تھا کہ اس شخص کے ہاتھ کی قوت سلب ہوگئی اور
تلوار اسکے ہاتھ سے گرگئی اور آپنے وہ تلوار ہاتھ مین لی اور پوچھا کہ اب تو بتا۔
تجھکو مجھ سے کون بچا سکتا ہے اس نے بڑی عاجزی سے کہا کہ آپ ہی مہربانی

فرمایا مین آپ نے اسکو اس عہد پر چھوڑ دیا کہ اسکے بعد وہ مسلمانون کا تلوار کیساتھ کبھی مقابلہ نہین کریگا اس معافی کا اسکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ وہ فوراً مسلمان ہوگیا اس روایت سے دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک تو یہ کہ معافی اور اعلیٰ اخلاق کے برتاؤ سے ہم اسلام کو دنیا مین پھیلا سکتے ہین دوسرا یہ کہ مسلمان جو اب جہاد کرنا چاہتے ہین وہ رسول اللہ کی طرز اور اسوہ حسنہ کے بالکل خلاف کرتے ہین آپ نے ان دشمنونکو معاف کیا۔ اور یہ ملان جو لوگون کے ساتھ لڑنا چاہتے ہین اور باوجود اپنی اس ردی حالت کے ہمارے امام علیہ السلام کو جو رسول اللہ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی تاکید کرتے ہین کفر کا فتویٰ دیتے ہین تف براین مسلمانی بئس ما یأمرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین ۔ اسی ضمن مین تمام قومون کے بزرگون کی عزت کرنا اور ادب سے پیش آنا اور دوزخ کی ابدیت کو جنت کی ابدیت کیطرح نہ ماننا وغیرہ کے مسایل ہین ان تمام باتون مین خدمت اسلام ہی ملحوظ خاطر ہے ورنہ خواہ مخواہ کوئی اپنی قوم کو کیون اپنا دشمن بناتا ہے اسی طرح آپکا دعوے مہدویت اور مسیحیت بھی اسلام کے لیئے نہایت مفید اور اسلام کی سچائی اور محمد صلعم کی صداقت کا ایک بڑی بھاری دلیل ہے کیونکہ جو شخص اس دعوے کو مانتا ہے وہ اس بات کو بھی مانتا ہے کہ یہ تمام برکات محمد صلعم کی پیروی سے آپکو حاصل ہوئی ہین اور ساتھ ہی رسول اللہ کی ان پیشگوئیون پر ایمان لاتا ہے جو ہماری زمانہ مین ہماری آنکھون کے سامنے واقعہ ہوئی ہین اور اس طرح وہ آنحضرت صلعم کی نبوت اور صداقت کا چشم دید گواہ ہو جاتا ہے اور یہ اس زمانہ کے مسلمانون پر اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ انہون نے رسول اللہ کی سچائی کے ہزارہا زندہ نشانات دیکھے کاش کہ وہ لوگ اسطرف توجہ کرین پہلی پیشگوئی تو یہی ہے کہ جب عیسائیت کا اسلام پر حملہ ہوگا تو اسوقت مسلمانون مین اللہ تعالےٰ ایک ایسے شخص کو پیدا کریگا جو مہدی اور مسیح ہوگا اور وہ اس خطرناک دشمن سے مسلمانون

کو نجات دیگا یہ پیشگوئی ہمارے سامنے پوری ہوئی ہے اور دوست اور دشمن اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ واقعی جو آپ نے عیسائیت پر اعتراض کئے ہیں یا مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں کو جواب دئے ہیں انہوں نے عیسائیت کے طلسم کو بالکل توڑ دیا ہے اور ابتک عیسائی ان باتونکا کوئی جواب نہیں دے سکے اور نہ آیندہ دیسکینگے پھر اسکے ساتھ اور بہت سی پیشگوئیاں تھیں مثلاً نصاریٰ کا غلبہ یاجوج ماجوج یعنے آگ سے کام لینے والی قوم کا اخراج ایک ایسی سواری کا ایجاد ہونا جس سے اونٹ بیکار ہو جائینگے آمد و رفت کی سہولت کتابونکا بکثرت شایع ہونا طاعون اور زلازل اور زمین پر مختلف قسم کے عذابونکا نازل ہونا آسمان پر کسوف و خسوف کا ایک خاص وضع سے وقوع ہونا۔ دُم وار ستارے کا نکلنا اور بہت سے غضب اور رحمت کے نشان اور پھر ایسے وقت میں ایک ہادی اور حامی اسلام کا پیدا ہونا یہ تمام پیشینگوئیاں جو مخبر صادق صلعم نے فرمائی تھیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ہم نے محمد صلعم کی پیشگوئیوں اور معجزات کو اسی طرح واقع ہوتے دیکھا جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا تھا اس طرح ہمکو نبوت محمدیہ کی صداقت پر ویساہی مشاہدہ کا ایمان ہے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تھا اسطرح ہم اس پاک جماعت کے مثیل ہیں وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

ہمارے دلوں میں سید المرسلین وخاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور عظمت اور اسلام کے لئے درد اور آپ کی عزت کیلئے غیرت اور آپ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر اسقدر یقین ہے کہ سوائے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی جماعت کے لئے ممکن ہی نہیں لیکن جو لوگ اس ہادی اور مہدی کی صداقت میں شک کرتے ہیں وہ آپ کا ہی انکار نہیں کرتے بلکہ رسول اللہ کی بہت سی پیشگوئیونکا بھی انکار کرتے ہیں اور آپ کے ہزار ہا ثبوت نبوت کو حقارت اور ناشکری کی نظر سے

دیکھتے ہیں اسلام کے یہ نادان دوست اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اس کفر و طغیان کے زمانہ
میں نبوت محمدیہ کو بہت سے نئے اور تازہ ثبوتوں اور نشانوں کی ضرورت تھی سو اللہ تعالیٰ
نے ضرورت کے موافق ٹھیک وقت پر اسلام کی خبر لی اور نبوت محمدیہ کے ثبوتوں
کا ایک دریا بہا دیا جس سے کوئی منصف مزاج اور فہیم آدمی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن
ہمارے مخالف ضرور یاد رکھیں کہ اس کفر اور ناشکری کی سزا ابھی انکو ضرور ملے گی اور جب
آسمان کی طرف تکتے تکتے یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح تھک جائیں گے اور کوئی
اوپر سے نازل نہ ہوگا اور نہ کوئی زمین سے نکلیگا اور جب دیکھیں گے کہ رسول اللہ کی
پیشگوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی تو خود اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھینگے یہ اسبات کی سزا
ہوگی کہ انھوں نے اللہ تعالےٰ کے بہت سے نشانوں کی ناشکری اور تحقیر کی اور اُن
سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا یہ جو کچھ میں اوپر بیان کر چکا ہوں ایسے عظیم الشان امور ہیں
اور اُن میں اسلام کی اسقدر خدمت کی گئی ہے کہ اگر تمام مسلمان قیامت تک حضرت
مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجتے رہیں
اور آپ کے لیے دعاؤں میں لگیں رہیں تو ان احسانات کا بدلہ ادا نہیں کر سکتے لیکن آپنے
اسی پر بس نہیں کی بلکہ ایک اور بڑی عظیم الشان خدمت کی ہے جو ان سب سے
بڑھکر ہے اور جس کے بغیر یہ تمام خدمتیں نامکمل رہجاتی تھیں وہ ایک پاک اور راستباز وں
خدا اور خدا کے رسول کے سچے عاشقوں کی جماعت پیدا کرنا ہے آپ کی پاک صحبت
میں رہکر اور آپکے پاک اثر کے نیچے پرورش پاکر ان لوگوں کو اسبات کا عرفان حاصل
ہوا کہ نماز روزہ اور احکام اسلام کی اصل حقیقت کیا ہے اور اللہ تعالےٰ کی ہستی
اور اسکی عجیب و غریب طاقتوں پر انکو اطلاع ہوئی اور انکو اسبات کا علم ہوا۔ کہ
اسلام کا خدا زندہ خدا ہے قرآن شریف خدا تعالےٰ کی زندہ کتاب ہے اور محمد صلعم اللہ
کا زندہ نبی ہے اور اس زمانہ میں آنحضرت سے ہم ایسے ہی فیضیاب ہو سکتے ہیں جیسا

کہ آپ کی زندگی میں صحابہ ہوئے تھے آپ نے قرآن شریف کا علم اور اُس کے حقایق اور معارف ایسی حسن اور خوبی سے بیان فرمائے کہ اس کتاب پاک کی محبت اور عظمت کو اُن کے دلوں میں نقش کر دیا اس بات کی سچائی کی وہی قدر کر سکتا ہے جو آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرے یا قادیان میں آئے اور دیکھے کہ ان لوگوں کو قرآن شریف کے سیکھنے اور قرآن شریف کی عظمت اور سچائی کو دنیا پر ظاہر کرنیکی کسقدر دُھن لگی ہوئی ہے میں اس پاک کتاب کے عشق کو جو اس جماعت کے دل میں ہے ظاہر نہیں کر سکتا اور مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے کہ میرے پاس اسکے اظہار کے لیئے کافی الفاظ نہیں ہیں اللہ تعالےٰ خود اسکو ظاہر کریگا کیونکہ یہ عشق اسی نے ہی لگایا ہے آہ کیا ہی وہ پیارا امام تھا جس نے کہا ہے

جمال و حُسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

آپ کی جماعت نے اپنی تجربہ سے معلوم کر لیا ہے کہ قرآن شریف واقعی نور ہدایت اور شفاءٌ لما فی الصدور ہے اور محبوب حقیقی کے چہرہ کے دیکھنے کا ایک ہی شیشہ ہے واللہ اس کتاب کے عشق نے اور تمام عشق ٹھنڈے کر دیئے ہیں اللہ تعالےٰ اُس پیارے امام کو اپنی رحمت اور برکت اور فضل سے ڈھانپ لے جس نے ہمکو اس مخفی خزانہ کی طرف رہنمائی کی اب میں آپ لوگوں کو اس جماعت کے ایمان کا حال سناتا ہوں ایمان کے چار درجے ہوتے ہیں ایک روائتی ایمان دوسرا جو علیٰ بصیرۃ ہوتا ہے تیسرا ایمان حالی کہلاتا ہے اور چوتھے کو ایمان استغراقی کہتے ہیں روائتی ایمان تو یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کا باپ مسلمان تھا اسکا بیٹا بھی باپ کو دیکھکر مسلمان ہو گیا اور ایمان علیٰ بصیرۃ یوں ہوتا ہے کہ اس حالت میں انسان عقلی اور نقلی دلایل سے ایک خاص بصیرت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی ہستی اور محمد صلعم

کی نبوت پر ایمان لاتا ہے اور اسکا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنا لوگون
کی دیکھا دیکھی نہین ہوتا بلکہ پکے اور سچے دلایل سے اور پورے اطمینان قلب سے کلمے کو
الفاظ منہ پر لاتا ہے تیسرا جو عالی ایمان ہوتا ہے وہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس انسان
پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنے وحی اور الہام اور تازہ بتازہ نشانوں سے اور اپنی قدرت کے
کرشمون سے اپنے بندے کو بتاتا ہے کہ ٹھیک تو راہ راست پر ہے اور اسکی اپنی حالت
اس بات کی گواہ ہوتی ہے کہ اسلام سچا اور محمد صلعم اللہ تعالیٰ کا نبی ہے اور خواہ پھر شیطان
کتنی ہی کوشش کرے اس شخص کے دل مین ایک لمحہ کے لیے بھی شک نہین ڈال سکتا
وہ اپنی ہستی کا انکار کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی ہستی اور ان سچائیوں کا جس پر وہ قایم
ہے اسکی زبان سے وہ انکار نہیں نکل سکتا اور تمام دنیا مرتد ہو سکتی ہے لیکن اسکے
ایمان مین تزلزل واقعہ نہیں ہوتا کیونکہ اس کی اپنی جان مین اللہ تعالےٰ کی گواہی
ہوتی ہے اور دلایل کا محتاج ہونیکی بجائے وہ خود اسلام کی سچائی کی دلیل ہوتا ہے وہ اپنی
جان سے علیحدہ ہو سکتا ہے لیکن ایمان سے علیحدہ نہیں ہو سکتا چوتھا وہ مرتبہ ہے
جسوقت انسان آیت کریمہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا مصداق ہوتا ہے اب آپ لوگوں
کو معلوم ہو کر اس جماعت کے اکثر افراد جو پہلے روایتی ایمان سے بھی گرے ہوئے
تھے۔ اب انتہائی معراج تک پہونچ گئے ہین مین خود اس بات کا گواہ ہون اور مین
ایسے اشخاص کو جانتا ہون جو پہلے اس بات کے بھی قایل نہ تھے کہ قرآن شریف
اللہ تعالےٰ کی کلام ہے اور فرشتون اور اللہ تعالےٰ کی وحی و الہام سے وہ بالکل منکر
تھے اور جب ان باتوں کا انکے پاس ذکر کیا جائے تو ٹھٹھا اور تمسخر کرتے تھے لیکن جب
وہ اس مرد خدا کے حلقہ اطاعت مین داخل ہوئے تو خود انکی دعائیں قبول ہونے
لگیں اور اللہ تعالےٰ کے فرشتون سے انکی ملاقات ہوئی انکو بہت سی غیب کی

خبرین دی گئیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور انکو اپنے تجربہ اور اپنی حالت سے
یقین ہو گیا کہ واقعی وہ راہ راست پر چل رہے ہین اور وہ آیت ان لہم قدم صدق
عند ربہم کے مصداق ہین انکو اللہ تعالےٰ نے بہت ہی جلد بصیرت سے حالی
ایمان تک پہنچا دیا ہے اور وہ جو پہلے دلائل اور ثبوت کے محتاج تھے خود اللہ
کی ہستی اور نبوت محمدیہ کی صداقت اور حضرت مسیح موعود کی امارت کے زندہ دلائل اور
تازہ ثبوت ہو گئے اور ان مین سے بہت سے راضیۃً مرضیۃً کے مرتبہ کو بھی طے
کر گئے ہین اب ان کے ایمان شیطان سے بالکل محفوظ ہین خواہ وہ ڈاکٹر عبد الحکیم
کے چولا مین ظاہر ہو یا ثناء اللہ کی شکل مین کیونکہ جس بلندی تک اللہ تعالےٰ کے فضل
سے انکے ایمان پہنچ چکے ہین شیطان کو وہان تک جانا منع ہے اسکے بعد جو سب
سے بڑی بات ہے وہ اس جماعت کا اسلام کے پھیلانے اور اسکا نورانی چہرہ دنیا
پر ظاہر کرنیکا جوش ہے دنیا کے لوگ اس درد کو محسوس نہین کر سکتے اور نہ ان کی لغت
مین ایسے الفاظ ہین جنمیں اسبات کو پوری طرح سے ظاہر کر سکون مین اس جماعت کے
بہت سے افراد سے واقف ہون اور افراد سے ہی انسان جماعت کا قیاس کر سکتا
ہے اور مین جانتا ہون اور اپنے ذاتی تجربہ سے کہتا ہون کہ مین نے اسلام کے لئے
بچوّن کی طرح اللہ کے سامنے روتے اور گڑگڑاتے سنا ہے اور انکی زندگی ایک ٹھنڈے
لمبے اور مسلسل خواب کی طرح ہے جس مین سوائے درد اسلام اور اسکی اشاعت کے فکر کے
اور کچھ محسوس نہین کرتے جب وہ سونے کے لئے اپنی چارپائیون پر لیٹتے ہین تو آخری
خیال جو انکے دل مین ہوتا ہے وہ اشاعت اسلام کی فکر ہے اور جب وہ نیند سے ہوش
مین آتے ہین تو پہلی بات جو انکے دلونکو پکڑتی ہے اور انکے لبون پر جاری ہوتی
ہے وہ اشاعت اسلام ہے دشمن بھی بہت اسکا نظارہ دیکھ چکا ہے اور انشاء اللہ
بہت سا ابھی دیکھیگا انمین سے بہتون نے اپنا جان و مال اس رستہ مین قربان کر

دیا ہے اور بہت سے کسی مناسب موقعہ اور وقت کے منتظر ہین اور اس آیت کریمہ کے
مصداق ہین منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلو تبدیلا پھر یہی
نہیں کہ ان مین صرف جوش ہی جوش ہے بلکہ اللہ تعالےٰ نے انکو ایسے علوم بخشے ہین
کہ کوئی باطل کا وکیل انکے سامنے کھڑا نہین ہو سکتا اور جب عیسائی یا آریہ کو معلوم
ہوتا ہے کہ اسکے مقابل مین کوئی احمدی جماعت کا آدمی ہے تو اسکے رعب سے ہوش اُڑ
جاتے ہین اور پہلے اس کے کہ وہ کوئی دلیل دے کسی نہ کسی طرح بحث سے اپنا پیچھا
چھڑانا چاہتا ہے اب جبکہ ہمارے پیارے آقا اور مولا نے تمام مذاہب باطلہ کے
بطلان کو ثابت کردیا اور ان مذہبوں کو دلایل سے ہلاک کردیا اور پھر اسلام مین جتنے
فاسد عقیدے تھے ان سب سے اُسکو پاک اور صاف کردیا اور دُنیا کو وہ اسلام دکھلا
دیا جسکو محمد صلعم دنیا مین لے کر آئے تھے اور پھر ایک جماعت بھی پیدا کردی جس کی
زندگیوں کی غرض اسلام کو پھیلانا ہے تو آپکا فرض منصبی پورا ہو گیا اور آپ اپنا کام کرکے
وقت پر اپنے "پیارے اللہ" سے جاملے اب کوئی وجہ نہیں کہ اسلام دنیا مین نہ پھیلے۔
باقی تمام مذاہب ایک ہلاک شدہ شکار کی طرح احمدی جماعت کے سامنے پڑے ہین
اور ان کے ذمے اب صرف اتنا ہے کہ اللہ سے توفیق پاکر اُٹھیں اور اس شکار
کو اپنے قبضہ مین کرلین اور یہ تھوڑی سی محنت بھی اللہ تعالےٰ نے اسواسطے باقی رکھی
ہے کہ یہ جماعت بھی اپنے امام کیساتھ جہاد کے ثواب مین داخل ہو جائے مین دعا کرتا
ہون کہ اللہ تعالےٰ اسی کام مین ہمارا مددگار ہو اور ہمین اپنے امام علیہ السلام کے اسوۂ
حسنہ پہ چلنے کی توفیق دے اور ہماری موت وحیات سب اسلام کے لئے ہو آمین

(جزاکم اللہ احسن الجزا۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مذہب

مذہب کے معنے

مذہب کے معنی ہین چلنے کی جگہ یعنے راستہ۔ یہ ایک اصطلاح ہے جس کے معنی عام راستہ نہین لیئے جاتے بلکہ اس سے مراد وہ راستہ ہے جو انسان کو خدا تعالےٰ تک پہونچا دیتا ہے چونکہ ہر ایک فرد بشر کی جو اس دار فانی مین ایک تھوڑے سے عرصہ کے لیئے آتا ہے اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے حقیقی مالک کی رضا کو حاصل

ہر ایک انسان کچھ نہ کچھ مذہب رکھتا ہے

کرے اسلیئے ہر ایک انسان ایسے ایسے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے خدا کو ملے اور اس غرض کے لیئے ایک سڑک پر چلتا ہی جسکو اسنے اپنے نزدیک اس قابل سمجھا ہے کہ وہ اسکو اسکے حقیقی مالک تک پہونچا دیگی یا یہ کہو کہ ہر ایک انسان خدا تعالےٰ کو ملنے کے لیئے مذہب کی پیروی ضرور کرتا ہی۔ بعض لوگ کہدیتے ہین کہ ہم لامذہب ہین یا ہم کسی مذہب کے پیرو نہیں ہین وہ غلطی کرتے ہین کیونکہ وہ نہین جانتے کہ لامذہبوں کے جو اصول ہین وہ بجائے خود ایک مذہب ہے الغرض مذہب ایک ایسی چیز ہے جسکی اطاعت کا جوا اٹھانے سے کوئی انسان بھی آزاد نہیں ہے جب مذہب ایک ایسی چیز ہے جسکی اطاعت ہر ایک انسان کو لازماً کرنی پڑتی ہے تو پھر ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اس بات مین غور

ہمارا سب سے پہلا فرض

کرین کہ کونسا مذہب ایسا ہے جو واقعی خدا تعالےٰ تک پہونچا دیتا ہے تاکہ انسان اپنی اصل غرض کو حاصل کرلے یا حقیقی مالک کو پالے اب ہم دیکھتے ہین کہ مختلف مذاہب ہمارے سامنے موجود ہین یا یہ کہ ہم ایک ایسی جگہ پر کھڑے ہوئے ہین جہان سے بہت سی سڑکیں مختلف اطراف کو جاتی ہین ہمیں یہ علم ہے کہ ان مین

سے ایک سڑک ایسی ہے جو ہمین منزل مقصود تک پہونچا دیگی لیکن ہم نہیں جانتے کہ وہ کونسی سڑک ہی اگر وہان سی منزل مقصود نزدیک ہو تو ہم ایسا کر سکتے ہین کہ تھوڑی دور چلکر دیکھین کہ آیا ہمکو راستے کے نشانات بتاتے ہین کہ واقعی یہ راستہ صحیح ہے یا کوئی اور راستہ ہے مگر یہان تو مشکل ہی کہ راستہ ہمنے دیکھا نہین ہے جس کے نشانات پہچان سکین اب ہم حیران ہو کر کسی ایسے انسان کے منتظر ہوتے ہین جو اسجگہ سی ہو کر واپس آیا ہے کہ وہ بتادے کہ کس راستہ پر چلکر وہ منزل مقصود کو پہونچ گیا لیکن ایک بڑی مدت کے انتظار کے بعد ہم معلوم کرتے ہین کہ یہان تو کوئی انسان ملتا ہی نہین جسنے یہ دیکھا ہو کہ کس راستہ پر جاکر انسان منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہی بہرحال ہم تلاش کرتے ہین کہ آیا کوئی انسان ہمین اس قسم کا بھی ملتا ہے جو کم از کم اتنا ہی کہدے کہ یہ راستہ منزل مقصود تک پہونچاتا ہے اس مرحلہ پر پہنچکر ہم دیکھتے ہین کہ ہر سڑک کے سرے پر کھڑے ہوئے ہمین کچھ آدمی نظر آتے ہین جن مین سے ہر ایک یہ کہتا ہی کہ میری طرف آؤ جس سڑک پر مین ہون یہ منزل مقصود تک پہونچا دیتی ہے اب ہم حیران ہین کہ کسکو سچا تصور کریں کیونکہ ہر ایک اپنے آپکو سچا کہہ رہا ہے تھوڑے سے غور و فکر کے بعد ہم معًا اس نتیجہ پر پہونچ جاتے ہین کہ بات تو آسان ہی انمین سے ہر ایک کے دلایل پر غور کرو جو اپنے دلائل مین مضبوط ہوگا۔ ہم اسی کی راہ اختیار کر لینگے اب ہم ان مین سے ہر ایک کے سامنے یہ سوال پیش کرتے ہین کہ تمہاری پاس اپنی سچائی کے کیا دلائل ہین :

پہلا شخص جس سے ہم دریافت کرتے ہین یہ جواب دیتا ہی کہ جس سڑک پر مین چل رہا ہون وہ ایسی سڑک ہے جو صرف میری قوم کو ہی منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہے اور کوئی اور انسان اس سڑک پر چلنے کا مجاز نہین ہی یہ جواب سنکر ہمین خیال ہوتا ہے کہ ایک سڑک سے تو ہمین فراغت ہو چکی ہی کیونکہ اسپر چلنے کی ہمین اجازت نہین ہی اور وہ وہی سڑک ہی جسکو ہم یہودی مذہب کہتے ہین۔

اسکے بعد جو ہمین دوسرا آدمی ملتا ہے وہ کہتا ہے کہ جس راستے پر مین چل رہا ہون وہ

منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے یعنے وہ نجات تو دلا دیتا ہو مگر کچھ مدت کے بعد نجات یافتہ گروہ مین سے باہر نکلنا پڑتا ہے تب ہمارا خیال ہوتا ہے کہ اگر لامحدود زمانہ کے لیئے ہمین نجات ملجائے - تو ایسی نجات کی ہمین ضرورت نہین ہی جو ایک محدود زمانہ کے لیئے ہو اسلیئے اب ہم ایسی سڑکون سے پرہیز کرینگے جو ایک محدود زمانہ کے لیئے نجات دلانے کی مدعی ہون جیسا کہ آریہ مذہب ہے کیونکہ اس مذہب کے پیرو ہمین بتاتے ہین کہ تناسخ کو قایم رکھنے کے لیئے نجات یافتہ انسان کو جونئی مصیبت کو برداشت کرنیکے لیئے پھر دنیا مین آنا پڑتا ہی اسکے بعد ہم تیسرے شخص سے جب سوال کرتے ہین تو وہ کہتا ہے کہ یہ سڑک منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہے لیکن اسکے دلائل کیوقت جب غور کیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ جب کوئی مسیح کے کفارے پر ایمان لائے تو اسکے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین کیونکہ مسیح تمام دنیا کے گناہون کے بدلے سولی پہ چڑھایا گیا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جس کو عقلمند انسان نہین سمجھ سکتا - کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب ایک انسان زہر کھاتا ہے تو اسکا اثر زہر کھانیوالے پر ہی ہوتا ہی نہ کہ مسیح پر اسلیئے یہ بات مشاہدہ کے بالکل برخلاف ہی پھر جب اسکی دوسری دلیل پہ غور کرتے ہین تو وہ کہتا ہے کہ ہم خدا کو ایک مانتے ہین لیکن اسکا بیٹا اور روح القدس بھی خدا ہین تو بھی تین خدا نہین بلکہ ایک ہی ہین یہ ایک ایسی بات ہی جو ہرگز ایشائی* دماغ کے سمجھ مین نہیں آسکتی کیونکہ دوسری طرف ہم دیکھتے ہین کہ ۱ + ۱ + ۱ = ۳ ہوتی ہین نہ کہ ایک اسلیئے یہ دلیل بھی خلافِ عقل ہی اور ہم ایک ایسی بات ماننے کے لیئے تیار نہین ہین جو کہ خلاف عقل اور خلاف مشاہدہ

* مخدومی حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کو ایک دفعہ کسی پادری سے تثلیث کے بارے مین یہ جواب سننا پڑا تھا کہ اسکو ایشیائی دماغ والے نہین سمجھ سکتے مگر پھر پادری صاحب حضور کی اسبات کا جواب نہ دیسکے کہ حضرت مسیح بھی ایشیا ہی کا رہنا والا تھا جب ایشیائی دماغ ان معاملات کو سمجھ نہین سکتے تو معلوم ہوا کہ یہ ساری باتین ان کی طرف سے نہین - بلکہ یہ سب عیسائیون ہی کی بناوٹی ہے - منہ

اسیلئے ہمین یہ معلوم ہوگیا کہ عیسائی مذہب اس قابل نہین ہے کہ اسپر چلکر انسان خدا تعالیٰ کی ملاقات حاصل کرلے کیونکہ اُسے یہ بہی معلوم نہین کہ اسکے کتنے خدا ہین جنکو ملنا ہو ایکدفعہ وہ کہتا ہے کہ ایک خدا ہے پھر گھبرا کر کہتا ہے کہ نہین تین ہین اب اس کے بعد ہم دیکھتے ہین کہ آیا کوئی اور سڑک بہی ہو جسکے متعلق ہم امید کرسکتے ہین کہ وہ ہمین منزل مقصود تک پہنچادیگی ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے سامنے ایک سیدہی سڑک ہو جسکے دونون کنارون پر خوشگوار پہول اور سایہ کرنیکے لیئے بڑے بڑے درخت ہین اور اسپر چلنے والون کو ٹھنڈی ہوا ئیستر آتی ہے اس سڑک کے کنارے پر ایک بزرگ باواز بلند پکار رہا ہے یا یھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض یعنی اے لوگو مین تم سب کی طرف رسول ہوکر آیا ہون اور مین اس ذات پاک کا رسول ہون جو تمام آسمانون اور زمین کا مالک ہو وہ ایک ہی ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ مین تم کو اپنی سچائی کے ثبوت دیکھاتا ہون منجملہ انکے ایک یہ بہی ہو کہ مینے اپنے متبعین کو بالکل مایوسی کے زمانہ مین یہ وعدہ دیا تہا کہ تم قیصر و کسریٰ کے خزانون کے وارث ہوگے اور میرے دشمنون نے اسبات کو ہنسی مین ٹالدیا تہا لیکن ان لوگون نے جنہون نے میری بات پر یقین کیا دیکھ لیا کہ جو کچھ مینے کہا تہا وہی ہوا اور مین نے جو جوان سے وعدے کیئے تہے وہ سب پورے ہوچکے - ..... جنکو اس زمانے کے بہی اکثر لوگ جانتے ہین اور جب میری ایک ایسی بات کو جو مینے قبل از وقت کہی تہی اور جس کے پورا ہونیکا کسی کو یقین نہ تہا اسکو پورا ہوتے ہوئے تم دیکھ چکے ہو تو پھر خود اندازہ لگا سکتے ہو کہ جب میری ایک بات پوری ہوچکی جو کہ مین نے قبل از وقت بتائی تھی اسی طرح وہ بات بہی پوری ہوگی جو اسوقت کہہ رہا ہون وہ یہی کہ تم میرے مذہب پر چلکر حقیقی نجات حاصل کرلوگے یہ سڑک جسکا ہم اوپر ذکر کرچکے ہین یہ وہی سڑک ہے جسکو مذہب اسلام کہتے ہین جس کے متعلق مختصرسی چند باتون سے ہمین یقین ہوتا ہے کہ واقعی یہی سڑک ہے جو ہمین منزل مقصود تک پہنچادیگی بس اسلام

ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی اطاعت کے لئے ہر ایک فرد بشر کو تیار رہنا چاہیئے پھر جب ہم اس سڑک پر چلنا شروع کرتے ہین تو ہم دیکھتے ہین کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہمین ایک نہ ایک ایسا بزرگ ملتا ہے جو ہمین کہتا ہے کہ مین نے اسلام کے طفیل خدا تعالےٰ کو پا لیا ہے اور مین خدا تعالےٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت ہون اور اس ثبوت مین مین بہت سی معجزات دکھا چکا ہون اور دکھا رہا ہون اور آیندہ کے لیئے دکھاونگا اور یہ ایک ایسے معجزات ہونگے جو میری عمر تک محدود نہ ہونگے بلکہ قیامت تک میرے پیرو ان کو پورا ہوتے دیکھتے رہینگے جنکا مین وعدہ دے رہا ہون یہ بزرگ وہی ہین جسکو ہماری اصطلاح مین امام یا مجدّد کہتے ہین اور یہ اسلیئے آتے ہین کہ تا جو غلطیان اسلام مین واقعہ ہوگئی ہون ان کو دور کر کے تجدید کر دین یا بالفاظ دیگر اصل اسلام کو دُنیا پر پھر قایم کر دین پس ایک ایسا مذہب جس کی ہر زمانہ مین تجدید ہوتی رہتی ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے اُٹھایا ہے جس کی طرف ہم نے جانا ہے۔ وہ اسلام ہی ہے پس ہمین اسلام کی ہی فرمانبرداری کرنی چاہیئے خدا تعالےٰ ہمین توفیق دے کہ ہم سب اسلام کے سچے خادم ہون۔ الحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ

جائینٹ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا بغاوت اسلام کا خمیر تھی

شیخ عبد الرحمن صاحب نو مسلم سابق لاہوری انجمن تشحیذ الاذہان کے پر جوش ممبر ہین آپنے ذیل کا مضمون رسالہ مین چھپنے کے لئے بھیجا ہی یہ آریہ مسافر کے دسمبر کے پرچہ کے ایک نوٹ کا جواب ہے جو عدم گنجایش کی وجہ سے چھپ نہین سکا۔ چونکہ اڈیٹر صاحب آریہ مسافر نے اس مضمون کو

صرف ایک دو دفعہ درج رسالہ نہیں کیا بلکہ چھ ماہ تک اس مضمون کو درج کرتے رہے ہیں آخری دفعہ فروری کے پرچہ مین یہ نوٹ شایع ہوا ہے اسلیئے اس مضمون کو اسوقت شایع کرنا بعد از وقت نہین ہے اگر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر تعصب کی عینک کو اوتار کر پڑھینگے تو نہین معلوم ہو جائیگا کہ یہ بالکل فضول اعتراض ہے ہان اگر اب بہی ایڈیٹر صاحب باز نہ آئینگے تو آریونکی کتابون سے بغاوت کی تعلیم کا ثبوت دیا جاویگا! (جائنٹ ایڈیٹر)

آریہ مسافر ایک ماہواری رسالہ جالندھر سے شایع ہوتا ہے اس رسالہ کے دسمبر ۱۹۰۸ء کے پرچہ مین ایک مضمون بعنوان "بغاوت اسلام کا خمیر ہے" نکلا ہے جس مین ایڈیٹر رسالہ نے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ قرآن شریف خود بغاوت کی تعلیم سکھاتا ہو اور اُس کی تائید مین اسنے سورۃ النساء کے اس حصہ آیت "یا یھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" یعنے اے مومنو اطاعت کرو اللہ اور رسول کی اور انکی جو تم مین سے حاکم ہون، کو پیش کر کے اپنے زعم فاسدہ مین اس سے یہ نتیجہ نکال کر کہ لفظ منکم سے مراد صرف مسلمان حاکم ہی ہین جن کی اطاعت مسلمانون کے لیئے لازمی اور ضروری ہے بڑے زور شور سے تمام اسلامی اخبارات کو یہ چیلنج دیا ہے کہ جو حوالہ اسنے آیت مذکورہ بالا کا دیا ہے سب بالاتفاق اسکی تردید کرین!

اس مضمون پر چندان کچھ لکھنے کی ضرورت تو نہین تھی کیونکہ ہر ایک وہ انسان جسکو کہ آریون کی تحریرون کے بابت کہ وہ اسلام کی تعلیم سے بہی واقفیت رکھتا ہو پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے اچھی طرح سے جانتا ہے کہ ان لوگون کا ہمیشہ سے یہی وتیرہ چلا آتا ہے کہ جب قرآن شریف کی کسی آیت پر بیجا حملہ کرنے لگتے ہین تو اسکے سیاق سباق کو بالکل چھوڑ کر اس آیت کا تھوڑا سا ٹکڑہ لیکر اوس پر جسقدر چاہتے ہین جاہلوں کو دھوکا مین ڈالنے کے لیئے اعتراض کرتے ہین چنانچہ یہان بھی ایڈیٹر آریہ مسافر نے اپنے دیگر بھائیون اور اپنے باوا دیانند کی پُرانی عادت کے موافق پوری آیت کو نقل نہین کیا

یا کہ نصف حصہ آیت کا نقل کر کے اسکو قابل اعتراض ٹھہرایا ہے مگر چونکہ اس نے بڑے زور شور سے اسکو لاینحل سمجھکر یہ دعوے کیا ہے کہ کوئی اسکا جواب لکھے اسلیے مینے مناسب سمجھا ہے کہ اسپر قلم اٹھاؤن مبادا کوئی جاہل نادان انکے دھوکہ مین آکر ٹھوکر نہ کھاجائے پیشتر اسکے کہ مین اسکا جواب لکھون ناظرین پر یہ بات ظاہر کردینا بھی مناسب خیال کرتا ہون کہ ایڈیٹر آریہ مسافر کو قرآن شریف کی اس پاک تعلیم پر جس مین صاف حکام وقت کی اطاعت کا حکم ہے کیون حملہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ سو واضح ہو کہ آریون نے ۱۹۰۷ء مین ویدون کی اس تعلیم* "بادشاہ چھتریون مین سے ہونا چاہیئے اور وہ آدمی ہونا چاہیے جو ویدون کے علوم سے ماہر ہو (دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ سمت ۱۹۵۴ بکرمی صفحہ ۱۷۵-۱۸۱-۱۸۴) پر عمل کرنے کی غرض سے سلطنت برطانیہ کے خلاف جسکے زیر سایہ وہ مدت سے باامن زندگی بسر کررہے تھے اور جسکی طفیل وہ تمام دنیاوی عزتیں اور آسائشیں حاصل کرنے مین

---

*حاشیہ - اگر کوئی یہ کہے کہ ستیارتھ پرکاش مین بغاوت کی تعلیم ہرگز نہین بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دیشی راج بہ نسبت بدیشی راج کے اچھا ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر اقوام کے ماتحت رہنے کے متعلق جو قوانین ہندو مذہب پیش کرتا ہے وہ کہان ستیارتھ پرکاش مین درج ہین حالانکہ سوامی دیانند کو لازم تھا کہ پہلے وہ ویدون مین سے اس تعلیم کو درج کرتے جو ہندون کو غیر اقوام کے . . . . . بادشاہون کے ماتحت وفاداری سے رہنے کی ترغیب دیتی ہے کیونکہ وہ تو زمانہ جسکو انھون نے پایا انگریزنکی حکومت کا زمانہ تھا نہ کہ ہندو مذہب کی حکومت کا جسکے متعلق قوانیون سے انھون نے اپنی کتاب کے کئی صفحے بھردیئے ہین انکا ضروری تعلیم کو چھوڑ کر غیر ضروری (اور ہندوؤنکو مدت سے بھولی ہوئی) تعلیم کا پھیلانا صاف اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا منشا واقعی اپنے پیروؤن کو انگریزون کے خلاف اکسانے کا تھا ورنہ کونسی بات انکے لیئے مانع تھی کہ وہ انکے ماتحت وفاداری اور فرمانبرداری سے رہنے کی متعلق بھی قانون اگر کوئی تھے۔ تو درج کردیتے منہ

دیگر اقوام سے بھی سبقت لے گئے تھے۔ شورش اٹھائی اور ہندوؤں کی مذکورہ بالا تعلیم پر عمل کرنے کے غرض یہ چاہا کہ وہ کسی ایسے آدمی کے ماتحت رہیں . . . . . . چھتری بھی ہو اور ویدوں کی تعلیم سے بھی ماہر۔ مگر جب انکے بڑے بڑے لیڈر گرفتار ہو گئے اور بجائے کامیابی کے الٹا ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا تو انھوں نے سوچا کہ اب سوائے مسلمانوں کو اپنے ساتھ شریک کرنے کے اور کسی طرح ہی ہم کامیاب نہیں ہو سکتے چنانچہ اس امر کے لیئے انھوں نے بہت بہت کوششیں کیں اور بہت سے لیکچر ایسے دیئے جن میں چھوت کے مسئلہ کی بھی بڑے زور سے تردید کیگئی مگر الحمد للہ کہ مسلمان ان کے فریب سے بچے رہے اور انہوں نے بجائے اسکے کہ اس شورش میں کچھ حصہ لیتے جابجا جلسے منعقد کرکے اپنی پاک تعلیم کی رُو سے جاہل اور ان پڑھ مسلمانوں کو بھی اس میں شریک ہونے سے روکے رکھا جنکے اکسانیکے لیئے بہت ہاتھ پاؤں مارے گئے تھے؛

جب انکو چاروں طرف سے ناکامیابی ہی ناکامیابی نظر آئی اور دیکھا کہ ہم گورنمنٹ کی نظر میں بانی فساد قرار پا جائینگے۔ اور مسلمان جو بیچارے خواہ مخواہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بانی مشہور ہیں انکی اب بریت ہو جائیگی تو انہوں نے پھر اس امر میں کوشش کرنی شروع کی اور ابتک کر رہے ہیں کہ جب کبھی موقع پا دیں گورنمنٹ کو مسلمانوں پر بدظن کریں اور جاہل اور ان پڑھ مسلمانوں کو یہ دھوکا دیکر کہ انکی تعلیم ہی دیگر اقوام کے بادشاہوں کی اطاعت سے روکتی ہی گورنمنٹ کے خلاف اکسادیں یاد رہے کہ انکا اسلام کی پاک تعلیم پر جھوٹے اور بیجا الزام لگانے کیا ہیں گویا انکی یہ باریک در باریک پالیسی ہے جسکو وہ اندر ہی اندر جاہل اور ان پڑھ مسلمانوں کو گورنمنٹ کے خلاف اکسا کر اپنا ایک بھاری جتھا بنانے کے لیئے کھیل رہی ہیں مگر اب انکو یقین کرنا چاہیئے کہ انشاء اللہ اب انکی دال نہیں گلیگی۔

اب میں ناظرین کے سامنے اس تمام آیت کو جس میں غیر اقوام کے حکام کی اطاعت کا صریح حکم ہے اور جس کے نصف حصہ کو آریہ مسافر کے متعصب ایڈیٹر نے اندھا دھند بغیر

سوچے سمجھے یا محض لوگونکو دھوکے مین ڈالنے کے لیئے یا اس غرض سے کہ گورنمنٹ کو مسلمانون پر بدظن کرے درج کرکے قابل اعتراض ٹھہرایا ہے پیش کرتا ہون اور وہ آیت یہ ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاٰخر ذالک خیر و احسن تاویلاً (اے مومنو! اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور ان لوگون کی جو تمپر حکمران ہون پس اگر کسی امر مین تمہارے مابین جھگڑا پڑجاوے تو پھر اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم الآخر پر ایمان لاتے ہو یہی اچھی اور احسن تاویل ہے) اس آیت مین حکام کی اطاعت کا حکم دیکر اللہ تعالےٰ سب مسلمانونکو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر تم مین کوئی جھگڑا پڑجائے تو پھر تم اس امر کو اللہ اور رسول یعنی شریعت کی طرف لوٹا دو یعنے اس امر کا فیصلہ شریعت کے لحاظ سے کرلو اب اس آیت سے صاف کھل گیا کہ منکم سے یہان قطعاً مسلمان حاکم مراد نہین بلکہ غیر اقوام کے ہی فرمانروائونکو مدنظر رکھکر یہ حکم صادر فرمایا گیا ہے جھگڑے کی صورت مین مسلمانونکو شریعت کی طرف رجوع کرنیکا حکم دینا صاف اسبات پر دال ہے کہ وہ فیصلہ جو حاکم وقت نے کیا ہو وہ شریعت کے خلاف ہوگا اور اس سے ہر ایک ذی عقل انسان سمجھ سکتا ہو کہ شریعت کے خلاف فیصلہ کرنیوالا کون ہوگا آیا وہ مسلم بادشاہ ہوگا یا غیر مسلم اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس آیت مین اگر غیر اقوام کے بادشاہ ہی مراد لیئے جاوین تو پھر مسلمان بادشاہون کا ذکر کیون نہین کیا کیا مسلمانون کو انکے برخلاف بغاوت کرنی چاہیئے تو اسکا جواب یہ ہو کہ ہر ایک عقلمند انسان اسبات سے انکار نہین کرسکتا کہ اپنے قوم کے بادشاہ کی اطاعت ہر ایک شخص اپنے اوپر واجب سمجھتا اور اسکے حکمون کو سچے دل سے بجالانا اپنا فخر یقین کرتا ہے اسلیئے عالم الغیب خدا نے جسکے علم مین تھا کہ مسلمان اپنی

بدکرداریون اور غفلتون کے سبب سے سلطنتین کھو بیٹھینگے اور انکو غیر اقوام کی ماتحت رعایا بنکر زندگی بسر کرنی پڑیگی اپنی پاک کتاب مین اسلیئے کہ کہین مسلمان ایسے وقت مین انکو کافر سمجھکر انکے خلاف بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرکے مصیبتون مین گرفتار نہ ہوجائین پہلے ہی سے اِن کی اطاعت ان پر واجبی اور لازمی اور فرض عین قرار دے دی اور اس ضروری امر کو بیان کردیا جسکے بیان کرنیسے وید بالکل ساکت رہتے ہے اور اس غیر ضروری حصہ کو جسکا بیان کرنا گویا ایک لغو کام تھا جسکے کرنے سے خدا کی ذات پاک ہی چھوڑ دیا!

اب ہم اسی آیت کے حوالہ سے جس پر کہ نادان معترض نے بغیر سوچے سمجھے کے اعتراض کردیا ہے دکھا چکے ہین کہ یہان صرف غیر اقوام کے ہی بادشاہون کا ذکر ہے مسلمانونکا کا ذکر تک بھی نہیں ابھی یہ بات کہ مخاطب اس آیت مین مومن ہین۔ اسلیئے منکم سے بھی وہی مراد ہونے چاہین سو اسکے جواب مین یہ عرض ہے کہ اول تو اگلا حصہ آیت کا جیسا کہ ہم ثابت کرچکے ہین کھلے طور پر ان معنون کی تردید کرتا ہے دوسرے یہ بھی کوئی ضروری نہین کہ جو بھی مخاطب ہون وُہی منکم سے مراد لیئے جاوین قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ نے ایک اور مقام پر اسکی تصریح کردی ہے جہان کہ وہ دوزخیون سے سوال کرتا ہوا فرماتا ہے الم یاتکم رسل منکم یعنی کیا تمہارے پاس رسول نہین آئے حالانکہ یہ ایک صریح بات ہے کہ رسول تو دوزخیون مین سے نہیں ہین اور تیسری وجہ مومنونکو مخاطب کرنیکی یہ ہے کہ ہر ایک انسان جسکو ذرا بھی عقل ہو اسبات کو خوب سمجھ سکتا ہے کہ قرآن شریف کے حکمون پر عمل کرنیوالے وہی لوگ ہوسکتے ہین جو اسپر ایمان لاتے ہین۔ نہ کہ وہ لوگ جو کھلے طور پر اسکا انکار کرتے ہین اسلیئے یہان پر انہی لوگونکو مخاطب کیا گیا ہے جو قرآن پر ایمان رکھتے اور اسکے ہر ایک حکم کو بجا لانا اپنا فرض یقین کرتے ہین۔

اگرچہ قرآن شریف کے اور بہت سے مقامات اور کئی احادیث بھی اس مسئلہ مین بہت سی روشنی ڈالتی۔ مگر چونکہ ایڈیٹر آریہ مسافر نے لکھا ہے کہ مین صرف اسی آیت سے اسکا حل چاہتا ہون اسلیئے مین اسی پر اکتفا کرتا ہون کچھ تو اسلیئے کہ مضمون بہت

طول پکڑ جاوے اور کچھ اسلیے کہ تاکہ ایڈیٹر صاحب کو پتہ لگجاوے کہ قرآن شریف ایسی عالم الغیب ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہوا ہے جس نے کہ ان تمام اعتراضات کا جو کہ آیندہ مخالفین اسلام نے اس پاک کتاب پر کرنے تھے .... پہلے ہی سے ٹھیک اسی جگہ جو جائے اعتراض ٹھہرائی جاتی تھی کافی و شافی جواب دیدیا ہوا ہے۔

مین امید کرتا ہون کہ ایک طالب حق کے لیئے اسی قدر کافی ہے بشرطیکہ وہ انصاف اور نیک نیتی کو کام مین لاوے اخیر مین مین دعا کرتا ہون کہ یا الٰہی تو اس قوم کی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار تا یہ تیرے اس روشن نور کو جو تیری پاک کتاب مین ہے دیکھین اور راہ راست پر آوین (آمین)

ریویو مع شکریہ

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اس ماہ صفر مین دارالکتب احمدیہ کیلیے جو اخبارات و رسالجات جاری ہوئے اور جو کتب وصول ہوئیں انکا مختصر ریویو ذیل مین درج ہے انکے اخبار و رسایل اور مصنفین کتب اپنی عالی حوصلگی اور سیر چشمی کے سبب مستوجب ستایش ہین کہ انہون نے اس پبلک لائبریری یعنی دارالکتب احمدیہ کیلیے اپنے اخبارات و کتب مرحمت فرماکر ثواب عظیم حاصل کیا امید ہے کہ دیگر حضرات بھی اسطرف ضرور توجہ فرماکر سپاس گذاری کا موقعہ دینگے!

نیازمند - اکبر شاہ خان نجیب آبادی نائب افسر دارالکتب احمدیہ قادیان

گلستان ساتوین صدی ہجری کے مہتم بالشان واقعات مین سے ایک شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کا وجود اور انکی لانظیر کہے جانیکی قابل کتاب گلستان کی تصنیف ہے اس اخلاقی کتاب کی قبولیت و شہرت کو دیکھکر حکیم قاآنی اور مولانا جامی و نظامی اور اور بلند پایہ حضرات نے اسی قسم کی کتابین بہارستان و خارستان وغیرہ ناموں سے لکھیں لیکن ع - قبول خاطر و لطف سخن خداداد است گلستان

کے سامنے کوئی بھی سرسبز نہ ہوئی اور زمانہ نے سوائے گلستان کے کسی دوسری کتاب کو قبول عام اور شہرت دوام کا خلعت عطا نہ کیا دنیا کا کوئی متمدن ملک اور کوئی متمدن زبان ایسی نہیں جس مین گلستان کا ترجمہ نہو عربی مین اس کتاب کا سب سے بہتر ترجمہ وہ ہے جو علامہ جبرئیل افندی یہودی نے توفیق پاشا کے عہد مین کیا یہ علامہ مصر و شام کا مسلمہ ادیب ہے اور بڑے بڑے مسلم الثبوت ادیب اسکی اُستادی کے معترف ہین غرضیکہ اس عربی ترجمہ کی خوبی فارغ از توصیف ہے اور ممکن نہین کہ کوئی اسکو دیکھے اور اسکی تعریف مین رطب اللسان نہو حضرت مولوی عبد الولی صاحب نے اسکو مع ترجمہ اُردو اپنے آسی پریس لکھنؤ مین چھاپکر شائع کیا ہر صفحہ کے دو کالم ہین ایک کالم مین عربی اور دوسرے مین اوسکا لفظی با محاورہ اور نہایت لطیف اُردو ترجمہ ہے غرضیکہ اب یہ کتاب نہ صرف ایک اخلاقی کتاب بلکہ زبان عربی سیکھنیوالی اعلیٰ درجہ کی ریڈر اور عربی علم ادب کا ایک شفیق اُستاد ہے ہمارے بھائیونکو جو زبان عربی کے عاشق ہین. اس کتاب کی خریداری سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہئے مولوی عبد الولی صاحب مالک و مینیجر آسی پریس لکھنؤ سے دو روپیہ ؏ قیمت پر ملتی ہے اور اپنی خوبیوں کے اعتبار سے کچھ مہنگی نہین.

مُفید المفتی اس مفید کتاب کی قیمت دو روپیہ اور ضخامت ۲۰۰ صفحہ ہے مدت سے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہائے حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دیجائے اسلیئے کہ کسی مذہب کے محامد سے اُسیوقت بحث کیجاسکتی ہے جبکہ بزرگون کی تحقیقات علمیہ سے پوری واقفیت ہو اور مذہبی کتابون پر کافی عبور ہو مولانا عبد الاول صاحب نے اس ضرورت کو محسوس کرکے کتاب مفید المفتی تالیف فرمائی جو فتوی نویسون کے لیئے مفید اور اہل نظر کے واسطے سرمایۂ تاریخ ہے مؤلف نے اس کتاب مین نہایت جانفشانی سے تمام لوازم افتاد تاریخ و تالیف اصناف کا استقصا کیا ہے اور عام فائدہ کے لئے صاف اور شستہ اُردو زبان مین تحریر فرمایا ہے جسطرح یہ کتاب اپنے موضوع مین اعلیٰ ہے اسی طرح کمال حسن و خوبی کیساتھ چھاپی بھی گئی ہے اور فاضل مؤلف نے اسکا حق تالیف آسی پریس لکھنؤ کو عطا فرمایا ہے کتاب جلستان اور مفید المفتی کے ملنے کا پتہ ایک ہی ہے

الجوبان اس کتاب کا حجم ۴۲۵ صفحہ تقطیع ۲۲×۱۸ قیمت ڈیڑھ روپیہ ملنے کا پتہ یہ ہے

حکیم محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل ایڈیٹر رسالہ حکمت و اخبار الکیمیا لاہور موچی دروازہ

بالمبالغہ اور بلا تصنع کہا جاتا ہے کہ جریان کے متعلق ایک ایسی جامع و نافع کتاب زبان اردو مین آجتک نہین لکھی گئی کتاب کے مطالعہ سے مصنف کی وسعت معلومات کا اندازہ ہو سکتا ہے اگرچہ بعض مقامات پر کتاب کی زبان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مصنف پنجاب کا رہنے والا ہے لیکن بلاریب کتاب کی خوبی کو کہ اس سے مطلق صدمہ نہین پہونچا اس کتاب کی ملک مین بکثرت اشاعت ہونی نہایت ضروری ہے۔ یہ ملک کی خوش قسمتی ہے کہ ایسی مفید کتاب شایع ہوئی اس کتاب کے متعلق حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسلمین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ الفاظ مصنف کے پاس لکھکر بھیجے تھے مین رسالہ الجریان مرتبہ حکیم فیروز الدین صاحب پڑہکر مصنف کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ انھون نے بہت محنت سے ہندی عربی یونانی اور طب قدیم و جدید کے تجارب سے اس رسالہ کو شایع کیا گیا ہے اگر اسی طرح قابل قدر اطبا ایسے امراض کے متعلق اس قسم کے رسائل شایع فرمائیں تو ملک کے لئے مفید ہین بڑی لیاقت سے اسباب علامات اور معالجہ مین بسط سے کام لیا گیا ہے؎

رسالہ حکمت الجریان کے مصنف منشی فاضل حکیم محمد فیروز الدین صاحب کی ایڈیٹری مین لاہور سے مہینہ مین دو بار شایع ہوتا ہے اخباری تقطیع کے ۲۴ صفحہ لکھائی چھپائی اور کاغذ صاف ستھرا قیمت سالانہ عہ۸ امرا اور غربا سے عہ۲ یہ قیمت کچھ بہت نہین ہے طبی مضامین نہایت عمدگی اور قابلیت کے ساتھ لکھے ہوئے ہوتے ہین قدیم و جدید طب کے اختلافی مسائل پر اسمین بحث ہوتی ہے اگرچہ اس رسالہ کی بعض مضمون نگار بہت ہی معمولی لیاقت کے آدمی معلوم ہوتے ہین لیکن اکثر اعلیٰ قابلیت کے طبیب اور روشن خیال اور بلند مرتبہ اشخاص بھی ہین؎

کرزن گزٹ دہلی مرزا حیرت کی ایڈیٹری مین دہلی سے شایع ہوتا ہے قیمت تین روپیہ سالانہ قریباً ۱۶ صفحہ پر ریڈنگ میٹر ہوتا ہے ہندوستان کے مشہور اخبارون مین اسکا شمار ہے میرزا حیرت شیعون کی گوشمالی مین اپنی ہمت بہت صرف کرتے ہین لیکن وہ اکثر موقعون پر جادۂ اعتدال سے اسقدر منحرف ہو گئے ہین کہ جماعت احمدیہ کا کوئی ممبر اسلئے کہ احمدی لوگ سچے اور زندہ اسلام سے مستفیض ہین میرزا حیرت کے معتقدات سے متفق و ہم آہنگ نہین ہو سکتا کیا اچھا ہو کہ میرزا صاحب شیعون کا مقابلہ کرین مسیح موعود علیہ السلام کی

کی تصانیف اور مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم ومغفور کی کتاب خلافت راشدہ کو اپنا دستور العمل بنائین بہرحال دنیوی خبرون سے واقف ہونیکے لئے بھی کرزن گزٹ بہت سے دریدہ دہن اور متعصب ہندو اخبارون سے بدرجہا بہتر ہے۔

البیان یہ عربی و اردو کا ایک پندرہ روزہ علمی رسالہ ہے قیمت للعہ سالانہ ہے یہ رسالہ موجودہ زمانہ کی فصیح عربی زبان مین شائع ہوتا ہے اور اسکے بالمقابل کالم مین اردو ترجمہ بامحاورہ ہوتا ہے الفاظ غریبہ کا حل نوٹ مین دیا جاتا ہے اسکی اشاعت ہندوستان کے باہر نیویارک امریکہ۔ کریمیا پیرس۔ لندن روم مصر۔ شام۔ ایران تونس الجزائر مراقش وغیرہ اکثر ملکون مین ہے اور اسی وجہ سے مصر کے مشہور سائنٹفک عربی میگزین الہلال نے اسکے متعلق رائے دی ہے کہ "ہی افضل وسیلة لتوطید العلائق بین الہند والعرب" البیان مین دنیائے اسلام کے متعلق نہایت کثرت سے خبرین شائع ہوتی ہین اور مضامین اعلیٰ درجے کے لکھے جاتے ہین لکھنؤ سے جناب علامہ عبداللہ عمادی و مولوی سید سلیمان صاحب کی ایڈیٹری مین آسی پریس مین حضرت مولانا عبدالولی صاحب پروپرائٹر کے اہتمام سے شائع ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا کتابین رسالے و اخبارات صرف ماہ صفر مین دار الکتب احمدیہ کو وصول ہوئے ہین انکے علاوہ اسی مہینہ مین جناب سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر نے اپنی دینداری کا یہ نمونہ دکھلایا کہ اپنی قومی لائبریری اور دار الکتب احمدیہ کے لئے مندرجہ ذیل کتابین مرحمت فرمائیں خدا انکو اس عطیہ کی جزائے خیر دے اور خدا کرے ہم مین ہزارہا لاکھون احمد نور پیدا ہو جائیں جو اس دار الکتب کی طرف توجہ فرمائیں مجموعہ فتاوی احمدیہ ہر حصص لغات القرآن دونون حصے چشمہ معرفت۔ اعجاز المسیح صحیح بخاری کامل ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ تشحیذ الاذہان چند نمبر حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن و مہتمم ڈسپنسری انجمن احمدیہ قادیان نے بھی جو ہماری واجب التعظیم بزرگ ہین بہت سی کتابیں دار الکتب احمدیہ کو عطا فرمانیکا وعدہ فرمایا ہے انشاء اللہ تعالیٰ یقین ہے کہ ماہ آئندہ کے پرچے مین ان کتابون کی فہرست بھی شائع ہو سکیگی اسی طرح غلام حسین صاحب پٹواری حضرت کیلیانوالہ تحصیل وزیرآباد سے بہت سی کتابون کے بھیجنے کا وعدہ

جناب سید قاسم علی صاحب دہلوی نے سال گذشتہ میں قریباً تیس کتابیں دارالکتب احمدیہ کے لیے بھیجی تھیں لیکن دفتر کے کلرک صاحب کی عنایت سے انکی فہرست گم ہوگئی اور کتابیں دوسری کتابوں کے ساتھ ملکر اسطرح فہرست میں شامل ہو گئیں کہ اب جبتک میر صاحب ہی خود اپنی عطا کردہ کتابوں کی فہرست دوبارہ نہ بھیجیں شائع نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت میر صاحب نے اس پہلے عطیہ سے بھی زیادہ کتابوں کے اور مرحمت فرمانے کا وعدہ زبانی فرمایا تھا جو یقین ہے انکو یاد ہوگا اور بہت جلد ایفا فرمایا جائیگا لائیبریری فنڈ میں روپیہ کی بھی سخت ضرورت ہے۔ اسٹول کرسیاں اور الماریاں بالکل ناکافی ہیں اور کم سے کم دو سو روپیہ میں نہایت ضروری سامان بن سکتا۔ لائیبریری فنڈ کا روپیہ قوم کے مقتدا اور پیشوا حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب دارالکتب احمدیہ کے افسر اعلیٰ اور انجمن تشحیذ الاذہان کے پریسیڈنٹ کے نام آنا چاہیے اور کتب اخبارات وغیرہ اور دیگر مراسلت متعلقہ دارالکتب کے لیے صرف مہتمم دارالکتب یا عاجز راقم کا نام لکھدینا کافی ہے۔

راقم

اکبر شاہ خان نجیب آبادی مہتمم قادیانی۔ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۲۸ھ

الحمد للہ رب العلمین ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ ماہ صفر کی وصول شدہ کتابوں اور اخبارات کے متعلق ریویو اور شکریہ لکھکر حضرت ایڈیٹر صاحب کی خدمت مبارک میں بھیجوا چکا ہوں کہ اتنے میں حضرت مخدومی مکرمی سیدی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی نے موعودہ کتابیں دارالکتب میں بھجوا دیں چونکہ ماہ صفر کے ختم ہونے میں کئی گھنٹے باقی ہیں اسلئے وہ فہرست جسکے ماہ آیندہ میں شائع ہونیکی امید کیگئی تھی اسی مہینہ میں شائع ہوتی ہے ان مندرجہ ذیل کتابوں میں بعض بعض کتابیں تو نہایت ہی قیمتی اور نایاب نسخہ ہیں اے میرے قادر وقیوم خدا تو اپنے بہت سے بندوں کے دلوں میں ایسی ہی روح پھونک دے اور ایسا ہی درد پیدا کردے جیسا کہ ہمارے مخدوم حضرت خلیفہ صاحب نے نمونہ دکھایا ہے آمین یارب العلمین۔

نیازمند اکبر نجیب آبادی۔ ۲۷ صفر ۱۳۲۸ھ فہرست اسطرح ہے

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
۱و۲	سیر حامدی حصہ اول و دوم مجلد	۲۶	سواء السبیل
۳	القسطاس المستقیم	۲۷	رعیائے صالحہ
۴و۵	ترک مید نیم حصہ اول و دوم	۲۸	السر المکتوم
۶	خطبات کریمیہ	۲۹و۳۰	حیرت کی حیرانی حصہ اول و دوم
۷	کلمۃ الفصل	۳۱	انوار اللہ
۸	دعوۃ الحق	۳۲	جواب امہات المومنین
۹	سوانح عمری خواجہ نظام الدین	۳۳	رسالہ تصوف الموسوم بہ ینبوع الاسرار قلمی مجلد
۱۰و۱۱	صراط مستقیم دو جلدین		
۱۲و۱۳	جام شہادت دو جلدین	۳۴	حدیث کی ایک قلمی کتاب
۱۴و۱۵	یادگار کریم دو جلدین	۳۵	حیات القلوب مصنفہ امام غزالی
۱۶	مباحثہ مابین شیخ الہ دین بہاری و احمد مسیح	۳۶	ہدایت الاعمیٰ قلمی مجلد
۱۷	الوعظ المحسن بالکتاب والسنۃ		
۱۸	ایقاظ النائمین		
۱۹	رسالہ اتمام الحجۃ		
۲۰	ملک الشک		
۲۱و۲۲	اعلام الناس حصہ اول		
۲۳	تحذیر المومنین		
۲۴	صیان القرآن		
۲۵	ازالہ الواس		

بقیہ رسیدات ماہ ذوالحجہ ۱۳۳۲ھ

نمبر خریداری	نام	رقم	نمبر خریداری	نام	رقم
۲۹۶	سیٹھ موسیٰ عثمان صاحب	عار	۳۸۵	محمد سرفراز خان صاحب	عار
۴۸۶	ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب	عار	۳۵۴	رحیم الدین صاحب	عار
۵۶۰	امام الدین صاحب	عار	۳۸۶	میاں صاحب دین صاحب	عہر
۵۲۵	سید محمد رضوی صاحب	ع	۴۴۱	میاں غلام محمد صاحب	عہ
۱۱۹	محمد یوسف صاحب	عار	۵۰۷	سید امر علیشاہ	عار
۱۶۰	ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب	عار		میاں احمد دین صاحب زرگر قادیان	ہم چندہ ممبری
۱۲۲	مولوی گلاب دین صاحب	عہر	۱۵	حبیب الرحمٰن صاحب	عار
۲۹۹	نبی بخش صاحب	عار	۲۹۱	اسعد علیخان صاحب	عار
۳۴۰	محمد اکبر صاحب	عار	۳۷۰	بدر دین صاحب	عار
۳۷۵	عبد الرحمٰن صاحب	عار	۴۷۵	محبوب الرحمٰن صاحب	عار
۱۶۷	میاں عبد العزیز صاحب	عہر	۳۸۲	غلام احمد صاحب	عار
۲۴۳	عنایت اللہ صاحب	ع	۴۹۱	ملک غلام احمد صاحب	عار
۴۷۱	نواب خان صاحب	ع	۴۹۸	محمد مقبول صاحب	عار
۵۲۴	مولوی ابو الحمید	ع	۵۲۳	غلام اکبر خان صاحب	عار
۵۴۵	مولوی نور محمد صاحب	ع	۸۱	بابو فیروز الدین صاحب	عار
	ماسٹر عبد العزیز صاحب س قادیان	عہر اعانت	۳۲۷	بابو روشن دین صاحب	ع
۹۴	عبد الغنی صاحب	ع	۴۹۳	اخوند محمد رمضان	عہر
۲۲۶	ڈاکٹر ستار شاہ صاحب	ع	۴۴۴	محمد حسین صاحب	عا
۳۱۸	محمد عجب خان صاحب	ع	۵۲۰	علاؤ الدین صاحب	عار

رسیدات ماہ محرم ۱۳۲۷ھ

۳۲۹ نذر محمد صاحب عار ۳۸۱ بقار محمد صاحب عار ۲۸۱ عبد الغنی صاحب عار ۲۷ عبد اللہ خان صاحب عار

۲۵۳ سید عظیم الدین صاحب عا ۹۳ حافظ میر محمد صاحب عا ۴۰۸ مفتی گلزار محمد صاحب عار ۱۸۷ مولوی عبد اللہ صاحب عار

۳۸۷ عبد العزیز صاحب عا ۶۳ فدیر بخش صاحب عار ۲۷۸ چوہدری حیات محمد صاحب عا ۹۱ حسن محمد صاحب عار

۵۳۲ غلام محمد صاحب عار ۲۴۲ محمد عمر صاحب عہ ۲۲۸ سردار امام بخش صاحب عار ۹۰ محمد اسمٰعیل صاحب عار

جماعت شملہ معرفت بابو برکت بمعہ اعانت

۳۲۵ منشی عبد اللہ صاحب عار ۱۹۰ جلیل احمد صاحب عار ۳۲۵ بابو محمد شفیع صاحب عار ۱۸۳ محمد امیر صاحب عار

۳۱۶ محمد نواب خان صاحب عار ۹۹ منشی عبد العزیز صاحب عا عبد اللہ خان صاحب چندہ ممبری ۳۸۰ ہاشم علی صاحب عار

۵۰۶ دولت خان صاحب عار ۵۰۸ راجہ اسمٰعیل صاحب عہ ۲۰ میاں امام الدین صاحب عار قاضی نظیر حسین صاحب عار

۱۳۵ اسمٰعیل آدم جی عا ۵۰۷ اکبر علی صاحب عہ ۵۱۰ حشمت اللہ صاحب عار ۳۷۸ عبد الغنی صاحب عا ۵۰۳ عبد الرحیم صاحب

۵۰۴ بابو نواب خان صاحب عا ۵۳۴ احمد کبیر نور محمد عا ۱۲۴ منشی قدرت اللہ صاحب عار ۵۰۷ حامد حسین صاحب عار

۵۶۳ منشی اکبر علی صاحب عہ ۳۶۲ محمد اکرام خان صاحب عا ۱۲۷ محمد صادق صاحب عا ۳۶۹ فیض محمد صاحب عار

۵۰۴ عبد الحمید صاحب عار صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب چندہ ممبری ۵۰۵ اکبر علی صاحب عار

غلام قادر صاحب چندہ ممبری ۵۰۸ عبد الرحیم صاحب عا ۲۷۶ قاضی عطاء اللہ صاحب عار ۵۰ سید سعید الدین صاحب عار

۲۹۸ حکیم محمد اکرم صاحب عار ۳۳۲ مولوی محمد یٰسین صاحب عہ ۵۰۱ محمد دین صاحب عار ۲۱۴ چوہدری غلام احمد صاحب عار

رسیدات بابت ماہ صفر ۱۳۲۷ھ

۶۱۱ ڈاکٹر محمد حسین صاحب عار ۶۲۱ محمد وزیر خان صاحب عار جماعت کپور تھلہ چندہ لائبریری عار

۵۴۶ چوہدری غلام محمد صاحب عار ۵۴۵ جلال الدین صاحب عہ ۲۸۰ یار محمد صاحب عار ۱۲۲ منشی گلاب دین صاحب ۵ر

۵۴۹ حسن موسیٰ خان صاحب عہ ۶۲۶ کرم الٰہی صاحب عا ۵۷۵ نذیر احمد صاحب عہ ۶۲۷ منشی ننھے خان صاحب عہ

۶۲۸ منشی کرم علی صاحب عار ۶۲۹ شیخ مظفر الدین صاحب عا ۶۳۰ محمد دین صاحب عار ۳۳۱ بابو الٰہی بخش صاحب عار

۵۶۶ احمد دین صاحب عا ۶۳۲ قاضی احمد علی صاحب عار ۶۳۳ قاضی ظہور الدین صاحب عا ۳۳۴ السلطان عالم خان صاحب عا

۶۳۶ محمد حمید العزیز صاحب عا ۶۳۵ ماسٹر فخر الدین صاحب عا خدا بخش صاحب چندہ ممبری ۵۹۰ بابو عبد العزیز صاحب عہ

(باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب نور احمدیہ مشین پریس قادیان میں چھپا)